Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 35

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

14 رجب 1425 ہجری 31 ظہور 1383 ہش 31 اگست 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 28 اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ ان دنوں حضور انور بیرون ممالک کے دورہ پر ہیں سفر و حضر میں حضور کی بخیریت نیز پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اُس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے

کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط نمبر 3) (رسالہ الوصیت سے قسط وار)

اے سُننے والوسُنو ! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سُنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کیلئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اَور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ اور مظہر ہے تمام محامِد حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدأ ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متّصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام رُوح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور اُن کی

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

اگر احمدی عورتیں تقویٰ اور سچ پر قائم رہیں گی تو خدا تعالیٰ ان کے گھروں کو جنت نظیر بناتا رہے گا اور انہیں فوز عظیم عطا ہوگی

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی مورخہ 20/21 اگست 04 برائے لجنہ اماء اللہ

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی یایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و لتنظر نفس ماقدمت لغد واتقوا اللّٰہ ان اللّٰہ خبیر بما تعملون - (سورۃ الحشر)

پھر فرمایا کسی بھی قوم یا معاشرے کی ترقی کا زیادہ تر دارومدار اس قوم کی عورتوں کے اعلیٰ معیار میں ہے۔ اسلئے اسلام نے عورت کو ایک اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے۔ بیوی کی حیثیت سے بھی ایک مقام ہے اور ماں اور بیٹی کی حیثیت سے بھی ایک مقام ہے قرآن مجید نے مردکو عاشروھن بالمعروف کہکر ہدایت فرمادی ہے کہ عورت کا ایک مقام ہے بلاوجہ بہانے بنا بنا کر اسے تنگ کرنے کی کوشش نہ کرو اور چونکہ ہم ایسی سوسائٹی میں رہتے ہیں جن میں مرد عورتوں کو مظالم کا نشانہ بناتے ہیں اسلئے ہم میں سے بھی بعض قرآن مجید کی اس تعلیم کو نظر انداز کر دیتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ بعض دفعہ تم عورتوں سے کم علمی کی وجہ سے انکی بعض حرکتوں پر ناپسندیدگی کا اظہار کرو لیکن یاد رکھو ممکن ہے کہ اسی میں تمہارے لئے بہتری کا سامان رکھ دیا ہو فرمایا اسلئے عورت کے بارہ میں کبھی بھی جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

حدیث میں جو آیا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کی تربیت بھی ویسی ہونی چاہئے جو بچوں کو جنتوں کا وارث بنا سکتی ہے پھر مردوں کو یہ بھی فرمایا کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہم خوش قسمت ہیں کہ مسیح موعود کا زمانہ پایا اور اس رجل فارس کی جماعت میں شامل ہوئے

اگر اپنی زندگی چاہتے ہو اور اپنے آپ کو، اپنی نسلوں کو خدا کا قرب دکھانا چاہتے ہو تو اس چشمہ کی طرف آؤ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ جرمنی مورخہ 22 اگست 2004ء

جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز ہندوستانی وقت کے مطابق تقریباً آٹھ بجے حضرت امیر المؤمنین اختتامی خطاب کیلئے تشریف لائے حضور کے سٹیج پر تشریف لانے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم طارق احمد صاحب چیمہ نے کی جس کا ترجمہ مکرم جلال شمس صاحب نے پیش کیا۔ مکرم محمود الحسن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا

حضرت امیر المؤمنین نے اپنا اختتامی خطاب تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے ایک عاشق صادق اور غلام کے آنے کی خبر دی تھی اور بتایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ اس وقت کو اس زمانہ میں ہر ایک نے محسوس کیا اور دین کا درد رکھنے والے ہر شخص نے خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کی کہ اے اللہ اس دین کی کشتی کو بچالے اور اس شخص کو مبعوث فرما جس کے آنے کی تو نے خبر دی ہے فرمایا چونکہ سورۃ الجمعہ کی آیات واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے نزول کے وقت جب صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آخرین کے متعلق دریافت فرمایا تو آپؐ نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو ان کی قوم سے ایک شخص اسے دوبارہ دنیا میں لے آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں فرمایا ہے کہ جو کچھ اللہ نے چاہا تھا اس کی تکمیل دو ہی زمانوں میں ہونی تھی ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور ایک آخری مسیح و مہدی کا زمانہ جس کے متعلق آیت لما یلحقوا بھم آئی ہے۔ اور جس کے بارہ میں پیشگوئی تھی کہ آنے والے کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ حقائق قرآنیہ کھول دے گا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ آنے والے امام مہدی اور مسیح کے متعلق سب سے زیادہ آہ و بکا کرنے والوں میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے جو اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ جلد اس شخص کو مبعوث فرمائے جو اسلام کو اس بھنور سے نکالے آپ کو ایک درد تھا فکر تھی اور ایک غم تھا کہ کس طرح محاسن اسلام کو دنیا کے سامنے رکھا جائے دنیا کو بتایا جائے کہ آج اگر کوئی مذہب دنیا کو بچانے والا ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ فرمایا اس وقت جب آپ اسلام کے دفاع کے سلسلہ میں دن رات ایک کئے ہوئے تھے تو آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ وہ رجل فارس اور جری اللہ خود آپ ہیں لیکن اللہ کو پتہ تھا اور وہ آپ کی تربیت ویسی ہی کر رہا تھا کہ آپ نے جری اللہ بننا ہے ان دنوں اسلام پر کوئی ہلکا سا بھی اعتراض سن لیتے تھے تو آپؑ کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف آپ کوئی کلمہ نہیں سن سکتے تھے ایام جوانی میں آپ کا مشغلہ صرف نماز پڑھنا قرآن مجید کی تلاوت اور عبادات اور تفکر و تدبر تھا۔ آپ کو صرف یہی فکر تھی کہ سچے دین کی عظمت دنیا میں قائم ہو اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جس میں آنحضرتؐ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کو اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ کتاب ایک شیریں خوش ذائقہ رس سے بھر گئی۔ فرمایا اس طرح اللہ نے اپنے پیارے کو سب سے بڑھ کر اپنی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار کیا تھا اور آپ کو فرمایا کہ اے میرے پیارے اب یہ کام تیرے سپرد ہے اب دنیا کی نجات تیرے سپرد ہے جو تجھ سے لڑے گا وہ مجھ سے لڑے گا جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا وہ میرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ خدا کے طالب ہیں وہ گندی زیست اور برے کاموں سے الگ ہو کر میری طرف آئیں میں ان کا بار اٹھاؤں گا ان کے بوجھوں کو ہلکا کروں گا اور اللہ ان کا مددگار ہوگا بشرطیکہ وہ ان روحانی شرائط پر چلیں جن پر چلنے کیلئے خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔

خدا نے مجھے فرمایا کہ جب تو عزم کرلے تو اللہ پر توکل کر اور میری نگرانی میں میری آنکھوں کے سامنے ایک کشتی بنا جس پر بیٹھ کر لوگ طوفان ضلالت سے نجات پائیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کا ہاتھ ہوگا یاد رکھیں جو ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آجاتا ہے یعنی مامور زمانہ کی بیعت اطاعت میں شامل ہو جاتا ہے اس ہاتھ کی برکت سے وہ شخص کبھی ضائع نہیں ہوگا اور نہ اس کی نسلیں ضائع ہوں گی حضرت امیر المؤمنین نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے نہایت ولولہ سے فرمایا اگر اپنی زندگی چاہتے ہو اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدا کا قرب دکھانا چاہتے ہو تو اس چشمہ کی طرف آؤ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا نے جاری فرمایا ہے۔ ورنہ تمہارے لئے موت مقدر ہے اور اس روحانی موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ اس الٰہی حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مارچ 1889 میں بیعت لینے کا آغاز فرمایا چنانچہ وہ نیک اور پاک لوگ جو خلاصۂ اسلام کی محبت میں سرشار تھے اور اسلام کی عظمت دوبارہ قائم کرنا چاہتے تھے آپ کی بیعت میں شامل ہوتے چلے گئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو آپ کے مخالف ہوئے اور آپ کے مقابلہ میں آئے یہاں تک کہ جن کو اپنی حکومتوں اور بادشاہتوں کا زعم تھا نہ صرف یہ کہ ان کی حکومتیں اور بادشاہتیں کچھ کام نہ آسکیں خدا نے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ فرمایا یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں فرمایا ہے کہ ہر مامور کیلئے سنت اللہ کے موافق جماعت کا ہونا اور مال کا ہونا اور سنت اللہ کے مطابق اعداء کا ہونا بھی ضروری ہے اور غلبہ کا ہونا اور امر دعوت میں تاثیر کا ہونا بھی ضروری ہے تا کہ اس دعوت میں کامیابی ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو یہ سب چیزیں عطا فرمائیں۔ ایسے مخلصین کی جماعت بھی بخشی جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے جنہوں نے مالی قربانیوں میں بھی ایک عظیم مقام حاصل کیا جنہوں نے خدا کی خاطر شہادتوں کے نذرانے پیش کئے اور آپ کی دعوت میں ایسی تاثیر عطا فرمائی کہ آج ایک دنیا اس کی قائل ہے جس کے نتیجہ میں آپ کو دلائل کے میدان میں عظیم الشان غلبہ نصیب ہوا اور ساتھ ساتھ سو سال میں ایسے دشمنوں کا سلسلہ بھی جاری ہے جو آپ کی مخالفت اور دشمنی میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں لیکن اللہ انہیں ہر میدان میں ناکام و نامراد کر رہا ہے دلائل کے میدان میں ان کی ناکامی اور رذلت تو ظاہر ہے کہ جب دلیل نہیں ملتی تو مار دھاڑ قتل و غارت اور گالیوں کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔

فرمایا پاکستان کی حکومت اور وہاں کے سیاسی ملا جنہوں نے آج وہاں جماعت کی تبلیغ پر پابندی عائد کر رکھی ہے اور جو وہاں معصوم احمدیوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کر رہے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دلائل کے میدان میں وہ عاجز آچکے ہیں۔

حضور پرنور نے فرمایا ہم خوش قسمت ہیں کہ مسیح موعود کا زمانہ پایا اور اس رجل فارس کی جماعت میں داخل ہو گئے ہم جب تک حضرت مسیح موعود علیہ کی تعلیم کے مطابق اپنی اصلاح کرتے رہیں گے ہم آخرین کے مصداق بنے رہیں گے ہمیشہ اللہ آپ کو اپنی تائیدات سے نوازتا رہے گا اور کبھی بھی کوئی دشمن ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ فرمایا اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو وعدے کئے اور جو خوشخبریاں دیں انہیں ہم نے پورا ہوتے دیکھا اور آئندہ بھی دیکھیں گے ضرورت اس بات کی ہے کہ ثابت قدم رہتے ہوئے اپنے ایمانوں پر قائم رہو۔

اس ضمن میں حضور پرنور نے جماعت کے غلبہ اور ترقی سے متعلق سو سال قبل سن 1904 کے بعض الہامات پیش کئے اور ان کی ایمان افروز تفاصیل بیان فرمائیں۔ فرمایا 1904 کے بہت سارے الہامات ایسے ہیں جو اللہ کے فضلوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جن میں سے چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے اللہ ہمیں حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر ان فرائض کو ادا کرنے والا بنائے جو اللہ نے ہم پر فرض کیا ہے اپنی نسلوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ یہ سب نعمتیں خدا کے فضلوں کی وجہ سے ہیں نہ کہ ہماری کسی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اس کے بعد حضور پرنور نے دعا کرائی اور پھر چند منٹوں کے لئے مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ ☆☆☆

(ارشادات حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دنیا میں ہر طرف بے چینی اور گناہوں کا دور دورہ ہے ایسے میں احمدیوں کو اپنے اندر پاکیزگی پیدا کرنی چاہئے۔ بہت زیادہ استغفار اور کوشش کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے

خطبہ جمعہ

جلسوں پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھے ہو جانے کا تصور لے کر نہ آئیں۔ جلسہ کی تقاریر کو پورے غور اور توجہ کے ساتھ سنیں۔

(جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کا تذکرہ اور شرکاء کے لئے اہم ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ جولائی ۲۰۰۴ء بمطابق ۳۰ روفا ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد أن محمداً عبده و رسوله–

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – ملک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ انگلستان کا 38واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ آپ سب لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ تین دن گزارنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اُن مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں جو ان جلسوں کے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’تمام مخلصین، داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

پھر جلسے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین، اگر خدا تعالیٰ چاہے، بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں‘‘۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 351)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ جو میری بیعت میں شامل ہو، صرف زبانی دعوے کی حد تک نہ رہو۔ اب تمہیں اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اور وہ کیا باتیں ہیں جو تمہارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہوں، فرمایا کہ وہ باتیں یہ ہیں اور اگر تم یہ باتیں اپنے اندر پیدا کر لو تو میں سمجھوں گا کہ تم نے مجھے حقیقت میں پہچان لیا اور جس مقصد کے لئے تم نے بیعت کی تھی اس کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

پہلی بات تو یہ یاد رکھو کہ میری بیعت میں داخل ہو کر تمہارے اندر سے، تمہارے دل میں سے دنیا کی محبت نکل جانی چاہئے۔ اگر یہ نہ نکال سکو تو تمہارا بیعت کرنے کا مقصد پورا نہیں ہو۔ اگر دنیا کے کاروبار تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکتے ہیں۔ تمہاری ملازمتیں، تمہاری تجارتیں حقوق اللہ کی ادائیگی میں روک ہیں۔ تمہارے کاروبار، تمہاری انائیں، تمہاری دنیاوی عزتیں، شہرتیں، تمہارے پر جو اللہ کی مخلوق کے حقوق ہیں ان کی راہ میں روک بن رہی ہیں تو پھر تمہارا میری جماعت میں شامل ہونے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی محبت، حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ایک اہم تبدیلی جو تمہیں اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے، آپؐ سے محبت دنیا کی تمام محبتوں سے بڑھ کر ہونی چاہئے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہونے سے ہی ملیں گے، آپؐ کے پیچھے چلنے سے ہی ملیں گے، آپؐ کے احکام پر عمل کرنے سے ہی ملیں گے، آپؐ کی سنت پر عمل کرنے سے ہی ملیں گے۔ اس لئے اس محبت کو اپنے پر غالب کرو کیونکہ فرمایا کہ میں تو خود اس محبوب کا عاشق ہوں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم میری بیعت میں شامل ہونے والے شمار ہو اور پھر میرے پیارےؐ سے تمہیں محبت نہ ہو، وہ محبت نہ ہو جو مجھے ہے یا جس طرح مجھے ہے۔ پھر فرمایا کہ دنیا کی اس چکاچوند سے تمہیں کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ تمہارے یہ مقاصد ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو۔ اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ادائیگی میں اس قدر کھوئے جاؤ کہ تمہیں یہ احساس ہو کہ یہ سب کچھ تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں کر رہے ہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو تم ان لوگوں کی طرح کف افسوس نہیں مل رہے ہوگے جو بستر مرگ، موت کے بستر پر بڑی بیچارگی اور پریشانی سے یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ کاش ہم نے بھی زندگی میں کوئی نیک کام کیا ہوتا، اللہ تعالیٰ کی عبادت، خالص اس کی عبادت کرتے ہوئے کی ہوتی۔

بہت سے لوگ بیعت کرنے کے بعد اپنے کاروبار زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کاروبار زندگی میں مصروف ہونا بھی منع نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انسان اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی جائز ضروریات پوری کرنے کے سامان پیدا کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ یہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہی تمام کام کرنے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بھی کوشش کرنی ہے تاکہ، جیسا کہ پہلے ذکر کر آیا ہوں، بیعت کے مقاصد بھی حاصل ہوں۔

تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے، ٹریننگ کے لئے سال میں تین دن جماعت کے افراد اکٹھے ہوتے ہیں اور سوائے کسی اشد مجبوری کے تمام احمدی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ یہی آپؑ کا منشا تھا۔ کیونکہ ٹریننگ بھی بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر تو تربیت پر زوال آنا شروع ہو جاتا ہے، تربیت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے، کمی آنی شروع ہو جاتی ہے دیکھ لیں دنیا میں بھی اپنے ماحول میں نظر ڈالیں تو ہر فیلڈ میں ترقی کے لئے کوئی نہ کوئی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، ٹریننگ لینے کے بعد پھر بھی ریفریشر کورسز بھی ہو رہے ہوتے ہیں، سیمینارز وغیرہ بھی ہو رہے ہوتے ہیں تاکہ جو علم حاصل کیا ہے اسے مضبوط کیا جائے، مزید اضافہ کیا جائے۔ ٹریننگ کے لئے کمپنیاں بھی اپنے ملازمین کو دوسری جگہوں پہ بھجواتی ہیں۔ ملک کی فوجیں سال میں ایک دفعہ عارضی جنگ کے ماحول پیدا کر کے اپنے جوانوں کی ٹریننگ کرتی ہیں۔ یہ اصول ہر جگہ چلتا ہے تو دین کے معاملے میں بھی چلنا چاہئے۔ اس لئے اپنی دینی حالت کو سنوارنے کے لئے جلسوں پر ضرور آئیں اس سے روحانیت میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسرے متفرق فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔ اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصے میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اِس جلسے میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو

درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''۔

(آسمانی فیصلہ ،روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 352-351)

پس تمہاری ٹریننگ کے لئے،تمہارے علم میں اضافے کے لئے اور جو جانتے ہیں یا جن کو یہ خیال ہے کہ ان کو پہلے ہی کافی علم ہے ان کے بھی علم کو تازہ کرنے کے لئے ایسے طرز پر یہ ٹریننگ کورس ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرفان کے بارے میں تمہارے اضافے کا باعث بنے گا،اس کے رسول اور اس کی کتاب کی حکمت کی باتوں کے بارے میں تمہیں معرفت حاصل ہوگی بہت سے نئے زاویوں کا تمہیں پتہ چل جائے گا کیونکہ ہر شخص ہر بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ یہ معرفت کی باتیں خود ہی بیان کر دیا کرتے تھے اور اُس زمانے میں حقائق بھی پتہ چلتے رہتے تھے لیکن اب بھی جو ارشادات آپ نے بیان فرمائے انہیں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے،انہیں کو سمجھتے ہوئے،انہیں تفسیروں پر عمل کرتے ہوئے ماشاء اللہ علماء بڑی تیاری کر کے جہاں جہاں بھی دنیا میں جلسے ہوتے ہیں اپنی تقاریر کرتے ہیں،خطابات کرتے ہیں اور یہ باتیں بتاتے ہیں۔تو آج بھی ان جلسوں کی اس اہمیت کو سامنے رکھنا چاہئے۔وہی اہمیت آج بھی ہے اور تقاریر جب ہو رہی ہوں تو ان کے دوران تقاریر کو خاموشی سے سننا چاہئے۔پھر آپؑ نے فرمایا کہ شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں آج بھی شاملین جلسہ کے لئے برکت کا باعث ہیں کیونکہ آپؑ نے اپنے ماننے والوں کے لئے جو نیکیوں پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی سچی محبت دل میں رکھتے ہیں،قیامت تک کے لئے دعائیں کی ہیں۔پھر یہاں آ کر ایک دوسرے کی دعاؤں سے بھی حصہ لیتے ہیں۔ضمنی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ایک دوسرے کی پہچان ہو جاتی ہے، حالات کا پتہ لگ جاتا ہے۔اب تو دنیا یوں اکٹھی ہو گئی ہے،فاصلے اتنے کم ہو گئے ہیں کہ تمام دنیا کے لوگ کم از کم نمائندگی کی صورت میں یہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں جس سے ایک دوسرے کے حالات کا پتہ چلتا ہے، ان کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔پھر آپس میں اس طرح کھلنے ملنے سے،اکٹھے ہونے سے محبت و اخوت بھی قائم ہوتی ہے۔آپس میں تعلق اور پیار بھی بڑھتا ہے اور بعض دفعہ حقیقی رشتہ داریاں بھی قائم ہو جاتی ہیں کیونکہ بہت سے تعلق پیدا ہوتے ہیں۔رشتہ ناطے کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔اور اس سے جماعت میں جو مضبوطی پیدا ہونی چاہئے وہ پیدا ہوتی ہے اور اجنبیت بھی دور ہوتی ہے۔ایک دوسرے کے لئے بغض و کینے کم ہوتے ہیں اور جب ایسی باتوں کا،آپس میں لوگوں کی رنجشوں کا پتہ لگتا ہے تو ان کے لئے پھر دعائیں کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔اور پھر جو دوران سال وفات پا گئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرنے کا موقع ملتا ہے۔جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی باتوں کے سنانے کا شغل رہے گا۔لیکن جلسوں پر آنے والے صرف میلے کی صورت میں اکٹھے ہو جانے کا تصور لے کر نہ یہاں آئیں۔جب یہاں آئیں تو غور سے ساری کارروائی کو سننا چاہئے۔اگر اس بارے میں سستی کرتے ہیں تو پھر تو یہاں آ کر بیٹھنا اور تقریریں سننا کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔اس لئے باہر سے آنے والے بھی جو خرچ کر کے آئے ہیں اور یہاں کے رہنے والے بھی جلسے کی تقریروں کے دوران پورا پورا خیال رکھیں اور بڑے غور اور دلجمعی سے جلسے کی کارروائی کو سنیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:''سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے۔پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔اس میں سستی،غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے،ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو۔کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا''۔(الحکم ۱۰/مارچ ۱۹۰۲ء)

دیکھیں کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ان لوگوں کے لئے جو جلسہ پر آ کر پھر جلسہ کی کارروائی کو توجہ سے نہیں سنتے۔تو ایسے لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ باوجود کان اور دل رکھنے کے نہ سننے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اللہ رحم کرے اور ہر احمدی کو اس سے بچائے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:''سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے''۔یہی تقاضا کرتی ہے کہ''جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔.......... مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے''۔یعنی کمزوریاں اور گراوٹ جو آئی ہے اس کی یہی وجہ ہے،ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے''۔فرمایا کہ:''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے''۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 266-265 جدید ایڈیشن)

بعض دفعہ لوگ جلسے کے دوران باہر آ جاتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ فلاں مقرر کا جو انداز ہے،جس طرح وہ بیان کر رہا ہے میں تو اس طرح نہیں سن سکتا اس لئے باہر آ گیا ہوں۔یہ بھی ایک طرح کا تکبر ہے۔اور چاہے کوئی مقرر دھواں دار تقریر کرتا ہے یا نہیں،چاہے وہ اپنے الفاظ اور آواز کے جادو سے آپ کے جذبات کو ابھارتا ہے یا نہیں،تقریریں سنیں اور ان میں علمی اور روحانی نکتے تلاش کریں اور پھر ان سے فائدہ اٹھائیں۔فرمایا کہ جو صرف آواز اور الفاظ کے جادو سے متاثر ہونے والے ہوتے ہیں وہ کبھی ترقی نہیں کرتے کیونکہ وقتی اثر ہوتا ہے اور مجلس سے اٹھ کر جاؤ تو اثر ختم ہو گیا۔اور یہی بات ایک احمدی میں نہیں ہونی چاہئے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

پھر فرمایا کہ:''یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے۔بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ غیر اس کے ہیچ''۔یعنی اس کی اصل نیت جو ہے وہ روحانی عزت کو بڑھانے کی ہے۔اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی ہے رسول کی محبت حاصل کرنے کی ہے۔ورنہ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اور فرمایا کہ''جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں''۔صرف اس لئے اکٹھا نہیں کرتا کہ نظر آئے کہ لوگوں کا کتنا مجمع اکٹھا ہو گیا ہے۔''بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے''۔وہ مقصد جس کے لئے یہ وجہ پیدا کی گئی ہے وہ اللہ کی مخلوق کی اصلاح ہے۔''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو یا رہوں'' یعنی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں امن سے سویا رہوں۔''اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں

معاند احمدیت،شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے،انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم ہو یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے کوئی ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے جب تک وہ اپنے آپ کو ہر ایک سے ذلیل نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ 394-396)

یہاں پر آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جلسہ پر شامل ہو کر جلسہ کی تقریروں کو سن کر پھر بھی اگر اس طرف توجہ نہیں ہوتی تو جلسوں پر آنا بے فائدہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں کہ جلسہ پر آئیں وقتی جوش پیدا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور جلسہ ختم ہوتے ہی باہر جائیں تو جذبات پر اتنا سا بھی کنٹرول نہ رہے کہ دوسرے کی کوئی بات ہی برداشت کر سکیں۔ اگر یہ حالت ہی رکھنی ہے تو بہتر ہے کہ پھر جلسے پر نہ آئیں۔ یہاں کئی واقعات ایسے ہو جاتے ہیں جن کو اپنے آپ پر کوئی کنٹرول نہیں رہتا۔ صحیح طور پر نہ خود جلسہ سنتے ہیں اور نہ ہی دوسرے کو سننے دیتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر پھر سر پٹول بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو ایسے لوگ پھر وہی لوگ ہیں جیسے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان رکھتے ہیں اور سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ ذرا غور کریں یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کی نشانی بتائی ہے جو انبیاء کا انکار کرنے والے ہیں۔ جب اس طرح کے رویے اختیار کرتے ہیں تو پھر جب نظام جماعت ایکشن لیتا ہے پھر یہ شکایت ہوتی ہے کہ کارکنان نے ہمارے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور ہمیں یہ کہا اور وہ کہا۔ یہ ٹھیک ہے میں نے کارکنان کو بھی بڑی دفعہ یہ سمجھایا ہے کہ براہ راست ان کو کچھ نہیں کہنا، ایسے لوگوں کو جو اپنے عمل سے خود کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نظام کو کچھ نہیں سمجھتے، جلسے کے تقدس کو کچھ نہیں سمجھتے تو پھر ان کا ایک ہی علاج ہے کہ اس تکبر کی وجہ سے ان کو پولیس میں دے دیا جائے۔ گزشتہ سال بھی ایسے ایک دو واقعات ہوئے تھے۔ تو اگر اس سال بھی کوئی اس نیت سے آیا ہے کہ بجائے اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت و اخوت پیدا کرے، یہ نیت ہے کہ فساد پیدا کرے تو پھر جلسے پر نہ آنا ہی بہتر ہے اور اگر آئے ہوئے ہیں تو بہتر ہے کہ چلے جائیں تاکہ نظام جماعت کے ایکشن پر پھر شکوہ نہ ہو۔ گزشتہ جمعہ میں میں نے کارکنان کو اور یہاں کے رہنے والوں کو جو لندن یا اسلام آباد کے ماحول میں رہ رہے ہیں، یہ کہا تھا کہ مہمان نوازی کے بھی حق ادا کریں۔ لیکن آنے والے مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ڈیوٹی پر مامور کارکنوں کو ابتلاء میں نہ ڈالیں اور جو نظام ہے اس سے پورا پورا تعاون کریں۔ اس لئے جہاں خدمت کرنے والے کارکنان مہمانوں کی خدمت کے لئے پوری محنت سے خدمت انجام دے رہے ہیں وہاں مہمانوں کا بھی فرض ہے کہ مہمان ہونے کا حق بھی ادا کریں اور جس مقصد کے لئے آئے ہیں اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: "نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جب کہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جاوے اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے"۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 543)

پس جو مہمان آ رہے ہیں اس نیک مقصد کے لئے آئیں اور اگر کوئی سہولت میسر آ جائے اور آرام سے یہ دن کٹ جائیں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے یہ سامان مہیا فرما دیئے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے کسی نیکی کو جانے نہیں دیتا تو آپ کے یہاں آنے کے مقصد کو ضائع نہیں کرے گا اور بے شمار فضل اور رحمتیں نازل ہوں گی۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ ایک دعا ہے جو آنے والے مہمانوں کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ حضرت خولہؓ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے وقت یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس کے شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پناہ چاہتا ہوں۔ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وشرہ)

یہ دعائیں پڑھتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آنے والے کو ہر شر سے بچائے اور نیک اثرات لے کر یہاں سے جائیں اور نیک اثرات چھوڑ کر جائیں۔

جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے پر آنے والے مہمانوں کو یہ مقصد پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپس میں محبت و اخوت پیدا ہو تو اس بات میں جو تعلیم آنحضرت ﷺ نے ہمیں دی ہے اس کا بھی اس روایت سے اظہار ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے، سلام کہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام)

تو جب اس طرح سلام کا رواج ہو گا تو آپس میں محبت بڑھے گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ ایک دوسرے کو سلام کر رہے ہوں گے، ہر طرف سلام سلام کی آوازیں آ رہی ہوں گی تو یہ جلسہ محبت کے سفیروں کا جلسہ بن جائے گا کیونکہ محض للہ یہ سب عمل ہو رہا ہو گا تو اللہ کی پیار کی خاص نظر بھی آپ پر پڑ رہی ہو گی۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر عورتیں بھی، بچے بھی، مرد بھی سلام کو بہت رواج دیں۔ کیونکہ اس سے ایک تو محبت بھی آپس میں بڑھے گی اور پھر اسلام کا صحیح نمونہ بھی پیش ہو رہا ہو گا جو غیروں کو بھی نظر آ رہا ہو گا۔

اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میزبانوں، ڈیوٹی والوں ہر ایک کے لئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ مسجد فضل میں جب یہاں سے جائیں گے وہاں بھی کافی رش ہوتا ہے۔

☆ جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

☆ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

☆ نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلے میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تاکہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

☆ جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہنا ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جلسے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
الامانۃ عز
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

نعروں کے ضمن میں یاد رکھیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے نعرے نہ لگائے بلکہ انتظامیہ نے اس کے لئے پروگرام بنایا ہوا ہے، نعرے لگانا کچھ لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ وہی جب نعرے لگانے کی ضرورت محسوس کریں گے تو نعرے لگا دیں گے۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اگر نعرے نہ لگ رہے ہوں تو تقریر کے دوران نیند آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے پھر نعروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے وجہ نعرے لگاتے جائیں تو نظم یا تقریر جو ہو رہی ہوتی ہے بعض دفعہ اس کا مزا نہیں رہتا۔ ایسے لوگ جن کو نیند آ رہی ہو خاموشی سے ساتھ والا ان کو ٹھوکا مار کر جگا دیا کرے۔

انگلستان کے احمدیوں کو، بہت سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں شامل ہو چکے ہیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خواہش تو تھی کہ ہر کوئی شامل ہو، تو خاص طور پر ذوق شوق سے جلسے میں شامل ہونا چاہئے۔ جو ابھی تک نہیں آئے وہ بھی کوشش کریں کہ کم از کم کل صبح جلسے کا سیشن شروع ہونے سے پہلے پہلے آ جائیں کیونکہ بغیر کسی جائز عذر کے جلسے سے غیر حاضر نہیں رہنا چاہئے۔ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ صرف دو دن یا آخری دن ہی آ جاتے ہیں۔ ان کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی کیونکہ ہفتہ اتوار تقریباً ہر ایک کا فارغ ہوتا ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ جائیں گے آخری دن کچھ ملاقاتیں ہو جائیں گی کچھ لوگوں سے مل لیں گے۔ ٹھیک ہے آپ نے ایک مقصد تو پورا کر لیا لیکن صرف یہی مقصد ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت پیدا کرنا سب سے بڑا مقصد ہے۔

یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تقاریر کو باقاعدہ سنا کریں جس حد تک ممکن ہو سننا چاہئے اور اس میں ڈیوٹی والے کارکنان بھی، اگر ان کی اس وقت ڈیوٹی نہیں ہے ان کو تقاریر سننے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

نمازوں کے دوران جو آپ مارکی کے اندر نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں تو نماز شروع ہونے سے پہلے ہی آ کے بیٹھ جایا کریں۔ کیونکہ یہاں لکڑی کے فرش ہیں گو اس کے اوپر پتلا سا قالین تو بچھا ہوا ہے لیکن چلنے سے اس قدر آواز اور شور آتا ہے کہ جب نماز شروع ہو جائے تو پھر نماز خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ دوسروں تک جو نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں آواز ہی نہیں پہنچتی۔ کل بھی مغرب کی نماز کے وقت شور کا تسلسل تھا جو دوسری رکعت تک رہا۔ اس لئے نماز میں پہلے آ کر بیٹھا کریں۔

☆ بعض لوگوں کو موبائل فون بڑے اہم ہوتے ہیں (اس وقت بھی شاید کسی کا فون بج رہا ہے) اگر اتنے اہم فون آنے کا خیال ہو تو پھر وہ فون رکھیں جو اچھی قسم ہیں جن کی آواز کم کی جا سکتی ہے۔ جیب میں رکھیں اس کی وائبریشن (Vibration) سے آپ کو احساس ہو جائے کہ فون آیا ہے اور باہر جا کر سن لیں۔ کم از کم لوگوں کو نمازوں کے دوران جلسوں کے دوران اور تقریروں کے دوران ڈسٹرب نہ کیا کریں۔

☆ جلسے کے دوران بازار بند رہنے چاہئیں اور آنے والے مہمان بھی سن لیں اور یہاں رہنے والے بھی سن لیں، ڈیوٹیاں دینے والے بھی سن لیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ اگر مجبوری ہو تو چند ضرورت کی چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں وہ دکانیں کھلی رہیں گی اور انتظامیہ جائزہ لیتی تھی کہ کون کون سی دکانیں کھلی رہیں یا نہ کھلی رہیں۔ لیکن کل بازار کا خود میں نے جو جائزہ لیا ہے اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کوئی دکان کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جلسے کے دوران تمام دکانیں بند رہیں گی اور دکاندار جنہوں نے سٹال لگائے ہوئے ہیں وہ سب جلسہ کی کارروائی سنیں اور کوئی گاہک بھی ادھر نہیں جائے گا کسی قسم کی خرید و فروخت نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر ایمرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت ہو تو جو نظام ہے جلسہ سالانہ کا اس کے تحت وہ چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کسی قسم کی دکانیں کھولنے کی ضرورت نہیں۔

☆ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

☆ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تو تو میں میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

☆ ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔

☆ اسلام آباد کے ماحول میں بھی جو اسلام آباد میں سڑکیں آتی ہیں وہ بہت چھوٹی سڑکیں ہیں۔ یہاں بھی شور شرابے یا ہارن وغیرہ یا ہر قسم کی ایسی حرکت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ یہاں کے لوگوں کو بعض دفعہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کل بھی کسی نے مجھے بتایا کہ یہاں اخبار میں خبر تھی کہ لوگوں کو اعتراض پیدا ہو رہا ہے کہ شور ہوتا ہے اس لئے اس ماحول کا لحاظ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کا یہاں شور شرابہ نہیں ہونا چاہئے۔

☆ گاڑیاں پارک کرتے ہوئے بھی خیال رکھیں کہ گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ ٹریفک کے قواعد کا بھی خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ میں بھی جو پارکنگ کا شعبہ ہے منتظمین سے پورا تعاون کریں اور جہاں جہاں وہ کہتے ہیں وہیں گاڑیاں کھڑی کریں۔

☆ ڈرائیونگ کے دوران ملکی قانون کی پوری پابندی کریں کیونکہ یورپ میں بعض جگہوں پر بعض سڑکوں پہ Speed Limit (حد رفتار) کوئی نہیں ہے یا سپیڈ لمٹ یہاں سے زیادہ ہے۔ یہاں کی سپیڈ لمٹ میں اور وہاں کی سپیڈ لمٹ میں فرق ہے۔ اس کا یورپ جرمنی وغیرہ سے آنے والے خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ ویزے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ نے اپنی اپنی جگہوں پر اپنے ملکوں میں واپس چلے جانا ہے۔ جن کو خاص طور پر جلسے کا ویزا ملا ہے ان کو تو اس بات کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ اگر یہ پابندی نہیں کریں گے تو پھر جماعتی نظام بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔

☆ صفائی کے لئے خاص طور پر جہاں انتشار ہو، جگہ چھوٹی ہو اور تھوڑی جگہ پر عارضی انتظام کیا گیا ہو بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں۔ تو ہر کوئی یہ کوشش کرے کہ ٹائلٹ وغیرہ کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اگر کوئی کارکن نہیں بھی ہے اور کوئی جاتا ہے تو خود صفائی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ آخر ایک دوسرے کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوا کرتا۔ آپس میں بھائی بھائی ہوں تو ایسے کام کر لینے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ کارکن آئے گا تب ہی صفائی ہوگی اور اس کی شکایت میں کروں گا اور انتظامیہ اس سے پوچھے گی تب ہی صفائی ہوگی۔ بلکہ چھوٹی موٹی اگر صفائی کی ضرورت ہو تو کر لینی چاہئے۔ کیونکہ صفائی کے بارے میں آتا ہے کہ یہ نصف ایمان ہے۔

خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردے کی رعایت رکھیں۔ لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض غیر احمدی بھی ہوتی ہیں غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لئے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

0092-4524-214750 ریلوے روڈ

0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

BANI (R)
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی ۔ اسد محمود بانی

AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔ اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔

بعض دفعہ شکایت آجاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہوگا کہ بعض لفٹ دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ تو مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کے بارے میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اس کو خاص اہمیت دیں۔ محبت خلوص ایثار اور قربانی کے جذبے کے تحت ان کی خدمت کریں۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں ان کے ساتھ نرم لہجہ اور خوشدلی سے بات کریں۔ یہ تفصیلی ہدایت تو پہلے میں دے چکا ہوں۔

جو مہمان آرہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

• بعض مائیں اپنے بچوں کی بڑی غیرت رکھتی ہیں کوئی ڈیوٹی والا اگر کسی کو کچھ کہہ دے تو لڑنے مارنے پہ آمادہ ہو جاتی ہیں وہ بھی سن لیں کہ اگر وہ تعاون نہیں کر سکتیں اور اتنی غیرت ہے تو پھر جلسے کے وقت اس دوران اس مارکی میں نہ آئیں۔

کھانا کھاتے وقت بھی بعض باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض دفعہ ضیاع ہو جاتا ہے۔ اب اس دفعہ انہوں نے کچھ انتظام بدلا ہے۔ کیونکہ پہلے ہی پیکنگ کر کے دے رہے ہیں اور میں نے دیکھا ہے اتنی مقدار ہے کہ امید ہے ضائع نہیں ہوگی عموماً ایک آدمی اتنا کھا ہی لیتا ہے لیکن بعض کو بعض چیزیں نہ کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ یہاں اگر آلو نہیں بھی پسند تب بھی مجبوراً کھالیں اور ضائع نہ کریں کیونکہ پھر یہاں ڈمپ کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

☆ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔ اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

بعض دفعہ جہاں کھانا کھایا جاتا ہے وہاں لوگ اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں یا انہوں نے جو پیک بنائے ہیں وہ چھوڑ جاتے ہیں تو ان کو اٹھا کے جہاں ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں وہاں پھینکیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں وغیرہ یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔ عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ ان کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور انتظامیہ اس کا خاص طور پر خیال رکھے اور نگرانی کرے۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بعض باہر سے آنے والے یہاں شاپنگ کرنے کے لئے قرض لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قناعت کی صفت کو گدلا کر رہی ہوتی ہے۔ قناعت کی صفت میں ایسا اظہار ہو رہا ہوتا ہے جو لوگوں کو اچھا نہیں لگتا۔ تو اس سے بچنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کریں جتنی توفیق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ شاپنگ کرنے کے لئے جتنی ضرورت ہے رقم آپ کے پاس ہے اتنی شاپنگ کریں، عزیزوں رشتہ داروں سے قرض نہ لیں۔ یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ جلسہ سننے کی غرض سے آتے ہیں تو جلسہ سننا چاہئے اور جو روحانی مائدہ یہاں تقسیم ہو رہا ہے اس سے ہر ایک کو اپنی جھولیاں بھرنی چاہئیں۔

گو کہ یہی کہا جاتا ہے کہ مہمان نوازی تین دن کی ہوتی ہے لیکن بعض لوگ دور سے آرہے ہوتے ہیں خرچ کر کے آرہے ہوتے ہیں اور پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ دوبارہ موقع مل سکے یا نہ مل سکے تو زیادہ ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ اگر اپنے قریبی عزیزوں رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر جائیں تو ان کو خوشی سے ٹھہرا لینے میں حرج نہیں ہے۔ اور بعض طبیعتیں بڑی حساس ہوتی ہیں ایسے مہمانوں کو مذاقاً بھی احساس نہیں دلانا چاہئے جو مالی لحاظ سے ذرا کم ہوں یا قریبی عزیز ہوں کہ تین دن ہو گئے اور مہمان نوازی ختم ہو گئی۔ اس طرح اس سے دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے۔ اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے کہ آپ اس شخص کے آپ ساتھ ساتھ ہو جائیں، اس کے قریب رہیں۔ تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا ہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ بعض خبروں کی بنا پہ، گزشتہ سالوں میں آتی رہی ہیں، انتظامیہ بعض دفعہ چیکنگ سخت کرتی ہے۔ تو اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہو چیکنگ سخت ہو رہی ہو تو مکمل تعاون کرنا چاہئے خاص طور پر عورتوں کو وہ عام طور پر جلدی بے صبری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہماری حفاظت کے نقطۂ نظر سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے تعاون ہر ایک کا فرض ہے۔

پھر یہ کہ جو آپ کو کارڈ دئے گئے ہیں وہ اپنے پاس رکھیں اور اگر کسی کا کارڈ گم ہو گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع کریں تا کہ ان کو بھی پتہ لگ جائے کون سا کارڈ گم ہوا ہے کس کا گم ہوا ہے تا کہ اگر کسی اور نے ایسا لگایا ہو وہ بھی پتہ لگ جائے اور آپ کو بھی کارڈ میسر آجائے۔

قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں ٹینٹ میں اجتماعی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لئے آپ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپؑ نے جلسوں کا اجراء فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔ ☆☆

غیر ملکی رپورٹیں

ایک کامیاب تبلیغ سیمینار

(غلام احمد خادم۔ مربی سلسلہ هڈرزفیلڈ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 30 مئی 2004ء کو جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ نے ایک تبلیغی سیمینار کا انعقاد کیا۔ جس میں مکرم و محترم بلال اٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن اور مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، اور سیکرٹری تبلیغ یو۔ کے مکرم سردار حمید احمد صاحب نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز 4:30 بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جو خاکسار نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم منیر احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم بلال اٹکنسن Bilal Atkinson صاحب نے اسلام اور احمدیت کا نہایت اثر انگیز انداز میں تعارف کرایا اور بتایا کہ اسلام تو امن اور رواداری کا مذہب ہے۔ آج کی دنیا میں احمدیت اسکی حقیقی نمائندہ ہے۔

مکرم ریاض احمد قیصر صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مکرم امام صاحب کا تعارف پیش کیا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں مختلف ممالک میں ایک کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ مکرم امام صاحب نے "Islam's Response To Contemporary Issues" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ 35 منٹ کے اس خطاب میں آپ نے فرمایا کہ آج کی دنیا کے مسائل بہت الجھے ہوئے اور بے شمار ہیں جن کو اگر ایک ایک کر کے ان کا حل پیش کیا جائے تو اسکے لئے تو کئی نشستیں درکار ہوں گی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام نے ہر مسئلے کا اطمینان بخش حل پیش کیا ہے۔

بعد ازاں انگلش مہمانوں نے بڑی دلچسپی سے زبانی بھی اور تحریری سوالات پوچھے۔ جن کے تشفی بخش جوابات دئے گئے۔ اسی طرح ڈاکٹر حسنی ایک تعلیمی ادارے میں پروفیسر ہیں انہوں نے سوال کیا کہ ٹھیک ہے جو باتیں آپ نے اسلام کی تعلیم کی روشنی میں پیش کی ہیں مگر کیا آج دنیا میں کوئی ایک بھی اسلامی ریاست ہے جہاں اسلام کا نظارہ رائج ہو۔ نہ جمہوریت ہے نہ خلافت۔ جماعت احمدیہ میں خلافت تو ہے مگر کون سے ملک میں اسلام کا قانون نافذ ہوا ہے؟

مکرم امام صاحب نے اس کا تفصیلی جواب دیا کہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ، مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور تمام مذاہب کے ماننے والے اپنی کتب کی پیشگوئیوں کے مطابق ایسے وجود کے منتظر ہیں جن کے آنے سے دنیا توحید اور خدا کی طرف آئے گی۔ دنیا میں امن و مساوات قائم ہوگا۔ وہ آج سے 100 سال قبل آچکے ہیں اور انہوں نے جو خوشخبریاں دیں وہ سب پوری ہوئیں اور ہوتی جائیں گی۔ خلافت کی خوشخبری دی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں پانچویں خلافت جاری ہے اور آپ نے یہ خوشخبری بھی دی کہ تین سو سال تک جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں حقیقی اسلامی نظام جاری ہو جائے گا۔ ہمارا زندہ خدا جو سچے وعدوں والا ہے ضرور اس کو پورا کرے گا۔

اس سیمینار کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ مہمانوں نے مقررہ وقت کی پرواہ کئے بغیر سوالات اور جوابات کے سلسلہ کو مزید جاری رکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 32 انگریز مہمان 4 پاکستانی اور ایک ہندو مہمان شامل ہوئے اور ایک انگریز میاں بیوی نے جلسہ سالانہ پر جانے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔

تمام مہمان جن میں یارک شائر ریجن کے سپرینٹنڈنٹ پولیس بھی تھے۔ جماعت کے حسن انتظام سے بھی بے حد متاثر ہوئے اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ اس تمام پروگرام کی ویڈیو ریکارڈنگ کی کاپی انہیں بھی دی جائے تا کہ وہ اپنے محکمہ کے دیگر افسران کی اسلام کے بارہ میں ٹریننگ کے لئے استعمال کر سکیں۔ جو کہ انہیں پہنچا دی گئی۔ جس پر وہ بے حد ممنون تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور اچھے پھلوں سے بھی نوازے۔ آمین ❁❁❁❁

طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔اور اُس کو اُسی کے ذریعہ سے ہم پاسکتے ہیں۔اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے۔اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سُنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔اِسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔وہ سب کچھ کرتا ہے اور کرسکتا ہے بغیر ان امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پَیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اُس کیلئے ایک انجام بھی ہے۔لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اُس میں فیض ہے۔اس نبوت کی پَیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اِس میں ہتک ہے ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کیلئے فرمایا گیا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس اور جن کیلئے یہ دُعا سکھائی گئی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ان کے تمام افراد اس مرتبۂ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا۔اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ اُمت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوتِ قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔اور ساتھ اس کے وہ دُعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فردِ امت کو براہ راست بغیر پیروی نورِ نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختمِ نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے۔ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دے دی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ اس پر شاہد ہے جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسیٰ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک مَیں اُن میں تھا تو اُن پر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔

اب اگر کوئی چاہے تو آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اُٹھا لیا۔بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری اُمت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دے دیا۔کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے۔وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں۔پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اُتریں گے تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی اُن کی قبر ہوگی؟ لیکن آسمان پر مرنا آیت فِیْھَا تَمُوْتُوْنَ کے برخلاف ہے۔پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اَور کیا ہے؟

اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابلِ عفو تھی۔لیکن جب مَیں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی۔اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گزر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہوگیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے؟

دیکھو! مَیں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴/اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا۔جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔وہ بہار کے دن ہونگے۔نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔جیسا کہ الفاظِ وحی الٰہی یہ ہیں۔''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی''۔چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا۔اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اسلئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے اور خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لك نری ایات و نھدم مایعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم اُن کو گراتے جائیں گے۔اور پھر فرمایا:-''بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ وبالا کر دی''۔یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیروزبر کر دے گا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا۔اور پھر فرمایا:-اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔یعنی مَیں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا۔اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔جیسا کہ لُوط کی بستی جب تک زیروزبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین اُلٹائی گئی۔پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔اور پھر فرمایا۔''زندگیوں کا خاتمہ'' اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا:- قَالَ رَبُّکَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ رَحْمَةً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اُتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی۔اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے۔جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔کون ہے جو ہماری

باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یادر ہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کیلئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کیلئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دُکھ دینے کی نہیں بلکہ دُکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابلِ غضب ہے۔

(الوصیت صفحہ ۱۹۔۱۲)

وہی گلیاں ہیں وہی چوبارے
جہاں مہدی نے دن تھے گزارے
مل نہ سکے ہم قسمت ہماری
گردش میں ٹوٹے تھے اپنے ستارے
مقدس وہ بستی مقدس وہ بستی
مقدس ہیں اس کے مقامات سارے
جہاں مہدی نے دن تھے گزارے
مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ
اور عرش کو چھو رہے ہیں منارے
خدا کی ہے بستی فرشتوں کی نگری
ہیں اس کے مکیں سب خدا کے پیارے
نہ میں جانتا ہوں تقدیر اپنی
مگر اس نے سب میرے بگڑے سنوارے
میں اس کے غلاموں کا ادنیٰ سا چاکر
ملی زندگی آکے اس کے دوارے
میری ہستی قائم ہے اس کے حکم سے
کہ جس نے ٹکائے فلک پر ستارے
سب چھان بیٹھے گلی کوچے طارق
چلے آؤ تم کو یہ بستی پکارے

(طارق احمد ربانی قادیان)

تصحیح:: اخبار بدر ۲۴ راگست ۲۰۰۴ء کے صفحہ ۷ پر ایک مضمون "چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کا ذکر خیر" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس میں کالم نمبر ایک سطر نمبر ۲۸ کی عبارت اس طرح پڑھی جائے "دادا جان ابا جان کو بتایا کرتے تھے کہ جنوری ۱۹۰۳ء میں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم تشریف لے جارہے تھے یا واپس آرہے تھے......" کالم نمبر چار سطر نمبر ۲۰ پر صحیح عبارت اس طرح ہے "یکم اپریل ۱۹۴۷ کو ہر دو افراد قادیان حاضر ہو گئے"

اظہار تشکر و دُعائے مغفرت

افسوس ایک مختصر علالت کے بعد خاکسار کی اہلیہ محترمہ سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ اچانک مورخہ 11 جون 2004 بروز جمعۃ المبارک بمقام کٹک انتقال کرگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک فطرت۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ ہمدرد۔ نظام جماعت و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت رکھنے والی بے شمار خوبیوں کی حامل تھیں۔ صوبائی لجنہ کے کاموں سے دلچسپی اور تعاون کرنے والیوں میں سے تھیں۔ افسوس کہ عمر نے بقانہ کی صرف 55 سال میں ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

مرحومہ کی وفات پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ واحباب کرام و دیگر اقارب نے جس رنگ میں شفقت ہمدردی کا اظہار کیا ہے ناچیز اُن تمام کا تہہ دل سے شکر گذار ہے اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ جملہ بزرگان سلسلہ واحباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت و اعلیٰ علیین میں جگہ پانے کیلئے نیز سب کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (سید شاہد احمد۔ حال مقیم چودوار کٹک اڑیسہ)

بقیہ صفحہ:

انہیں تمہارے ہی جیسے جذبات عطا فرما کر پیدا کیا ہے پس ان سے بدکلامی نہ کرو تلخی سے پیش نہ آؤ وہ بھی انسان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بدکلامی اور تلخی کی بعض دفعہ اس دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے جب بچے جوان ہو جاتے ہیں تو بعض دفعہ اپنے باپ کے ظلم وزیادتی کی وجہ سے وہ اپنے باپ کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اپنے اوپر کنٹرول رکھو اور اس طرح تم نہ صرف عورت کے جذبات کا خیال رکھ رہے ہو گے بلکہ اپنا اور اپنی اولاد کا بھی بھلا کرو گے پھر یہ بھی حکم دیا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لباس ہیں یعنی ایک دوسرے کے راز دار ہیں فرمایا یہ رازداری ہمیشہ زارداری ہی ہونی چاہئے۔ پھر یہ بھی ہے کہ معاشرے میں ایک دوسرے کے تعلق ہوتے ہیں مرد اور عورت کا ایک مقام بنا ہوتا ہے اسلئے دونوں کسی پر انگلی نہ اٹھائیں اور دونوں ایک دوسرے کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں فرمایا اسطرح بہت سے حقوق وفرائض اللہ نے مرد وعورت کے رکھے ہیں اور ان کی ادائیگی کا دونوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے دونوں اگر تربیت یافتہ ہوں گے تو اگلی نسل کی تربیت ٹھیک ہوگی اور وہ ٹھیک ڈھنگ سے پروان چڑھے گی اسی لئے نکاح کے خطبے میں ان ہی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو تقویٰ کی نصیحت فرمائی ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا خیال رکھیں سچ پر قائم رہ کر آپس کے تعلقات ادا کریں اور نسلوں کی تربیت کریں فرمایا خاوند بیوی کے بہت سے جھگڑے بے اعتمادی کی وجہ سے ہوتے ہیں اور اکثر معاملات میں ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہوتے ہیں۔ فرمایا اگر تم تقویٰ اور سچ پر قائم رہو گے تو خدا تعالیٰ ان کوششوں کے نتیجے میں تمہاری اصلاح کرتا رہے گا تمہارے گھروں کو جنت نظیر بناتا رہے گا۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے سے تمہیں فوز عظیم عطا ہوگی اور فوز عظیم ہے اللہ کی رضا اور اس کی جنتوں کا حصول۔ یادرکھو کہ یہ کامیابیاں اور اللہ کی جنتوں کا حصول اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تمہاری اپنے اعمال پر نظر نہ ہو اسکے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا ادا کرنا ضروری ہے فرمایا کل میں نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کا ذکر کرتے ہوئے عبادات کو خشوع وخضوع سے ادا کرنے اور لغویات سے بچنے کی نصیحت کی تھی۔ عورتوں کو خاص طور پر بیٹھ کر لغو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے فرمایا اگر چہ مردوں میں بھی یہ عادت ہوتی ہے لیکن عورتوں میں بہرحال یہ زیادہ ہے وہ ایک دوسرے کے کپڑوں کے متعلق ایک دوسرے کے گھریلو معاملات کے متعلق ایک دوسرے کی عادات کے متعلق بلاوجہ بیٹھ کر باتیں کرتی ہیں بجائے لغو باتیں کرنے کے ان کے لئے دعا کیا کرو ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ وہ لغویات اور گناہ کی باتوں سے پرہیز کریں اسی طرح عورتوں کو مالی قربانی میں بھی اپنا قدم آگے بڑھانا چاہئے۔ ہماری بزرگ مستورات کے اعلیٰ نمونے ہماری تاریخ میں موجود ہیں کہ کس طرح انہوں نے قربانیوں کی بے نظیر مثالیں پیش کی ہیں پس آج بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق آپ کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہو کر یہ مثالیں پیش کرنی چاہئیں فرمایا آپ وہ خوش قسمت ہیں جو ان قربانیوں میں پہلوں سے مل رہی ہیں لیکن تقویٰ میں بھی پہلوں سے ملنا ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اعلیٰ تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنا ہوگا۔ احمدی عورت پر بہت زیادہ ذمہ داری ہے کیونکہ اس نے اگلی نسل کی بھی تربیت کرنی ہے۔

حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والی مستورات کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ میں کسی کے خلاف یا کسی کی دلازاری کی کوئی بات آپکے منہ سے نہیں نکلنی چاہئے اگر کچھ نکلے تو وہ دعا کا ہی لفظ ہو فرمایا قرآنی تعلیم کے مطابق اپنے پردہ کا خاص طور پر خیال رکھیں قرآن مجید نے پردہ میں رہ کر بھی دنیاوی کام کرنے کی اجازت دی ہے اور پردہ کو قید خانہ نہیں بنایا پردہ کی پابندی میں ہی آپ تقویٰ والی زندگی احسن رنگ میں گزار سکتے ہیں حضور انور نے میاں بیوی کے تعلقات کو بھی ایک امانت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید میں جو امانتوں کی رعایت رکھنے کا حکم ہے ان میں یہ امانتیں بھی آتی ہیں فرمایا اس امانت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اگر کسی سہیلی نے مشورہ مانگ لیا تو یہ بھی امانت ہے اور دیانت کا تقاضہ یہ ہے کہ دوسرے کو اس بات کا پتہ نہ چلے دیکھیں کس باریکی سے ہمیں امانتوں کی رعایت رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ سب کام اس وقت بہت ہی خوبصورت ہو جائیں گے، جب ہم نمازوں کی حفاظت کریں گے اور عبادات کا بہترین طریقہ نمازوں کی حفاظت کرنا ہے آپ عورتوں کی مزید ذمہ داری یہ ہے کہ ان باتوں کی اپنی اولاد کو بھی عادت ڈالیں تو جب یہ معیار آپ حاصل کرلیں گی تو پھر بے فکر ہو جائیں نہ صرف آپ بلکہ آپ کی اولادیں بھی فلاح پانے والی بن جائیں گی اور یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہے گا اور نسل در نسل عبادالرحمٰن پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کے درمیان حضور انور نے احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اس مضمون کو مزید واضح کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تربیت اولاد - والدین کی اہم ترین ذمہ داری

نذیر احمد خادم (بہاولنگر، پاکستان، حال فلیڈن جرمنی)

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۴؍جولائی ۲۰۰۳ء کے خطبہ جمعہ میں والدین کو اولاد کے حق میں دعائیں کرنے اور بالخصوص اولاد کے نیک اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے قرآن کریم، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعاؤں اور ان کی قبولیت کے حوالہ سے بصیرت افروز اور روح پرور خطاب فرمایا۔ حضور پرنور نے نوجوانوں کو اپنے ماں باپ کا ادب و احترام کرنے اور ان کی فرمانبرداری کی تلقین فرمائی۔ حضور کے تمام خطبات و ارشادات وقت کے تقاضوں اور اہم قومی ضرورتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ حضور کی ہدایات اور تعلیمات کو فروغ دیں اور ان ارشادات کو مختلف پیرایوں میں بار بار احباب جماعت کے سامنے لاتے چلے جائیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر خاکسار ذیل کی سطور سپرد قلم کر رہا ہے۔

اپنے مومن بندوں کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کہ:

قُوْٓا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡکُمۡ نَارًا (التحریم:۷) ''اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔''

حضرت مصلح موعودؓ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یعنی اے میرے بندو نہ صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو آگ سے بچا لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو بچانا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر دوسرا نہیں بچے گا تو وہ تمہیں بھی لے ڈوبے گا۔'' (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ:۱۳۵)

خود سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ نے تربیت اولاد کے ضمن میں والدین کو بڑی گہری حکمت کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

''ہر بچہ (نیک اور پاک) فطرت لیکر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اُس کے والدین ہی ہیں جو (بچپن میں اپنا ذاتی نیک نمونہ پیش نہ کرکے اور اُس کی صحیح تربیت نہ کرکے) اُسے یہودی، مجوسی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔'' یہی وجہ ہے کہ تمام صالحین اور علی الخصوص اللہ تعالیٰ کے انبیاء اپنی قربانیوں اعلیٰ نیک نمونہ، پاک نصائح، حسین و دلکش اداؤں اور کثرت سے کی جانے والی پُرسوز دعاؤں سے اپنے متبعین اور اہل وعیال کی تربیت کرتے ہیں۔ جس کے پاک نمونے اور مثالیں ہمیں قرآن کریم میں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر گزار بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے۔ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف:۱۶) یعنی میری اولاد کی اصلاح فرما۔ نیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی اولاد اور جیون ساتھیوں کے تقویٰ شعار ہونے کی دعا سکھائی ہے۔ فرماتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (الفرقان:۷۶) ''اور وہ لوگ بھی (رحمان کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم کو ہمارے جیون ساتھیوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔'' ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپؑ نے اپنی اولاد کے دلوں میں توحید حقیقی کا بیج بونے اور اُس کی آبیاری اپنی عظیم قربانیوں سے کرنے کے لئے مسلسل مجاہدہ اور دعاؤں سے کام لیا۔ چنانچہ آپؑ اپنے رب کے حضور ایک موقع پر یوں دعا کرتے ہیں: رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ (الصّٰفّٰت:۱۰۱) ''اے میرے رب مجھے نیکوکار اولاد بخش، اسی طرح اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیادیں اُستوار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ''ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار (بندہ) بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرماں بردار جماعت بنا۔'' (البقرۃ:۱۲۹) پھر جب آپؑ نے بے مثال قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو وادئ بے آب و گیاہ اور جنگل بیابان میں لا چھوڑا تو اُس موقع پر اپنے رب کے حضور یہ درد بھری دعا کی کہ: ''اے میرے رب! اس شہر (یعنی مکہ) کو امن والی (جگہ) بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں۔'' (سورۃ ابراہیم:۳۶) اس موقع پر آپؑ اپنے رب کے حضور یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ: ''اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ اے ہمارے رب! (صرف اس لئے) تا کہ وہ نماز کو قائم کریں۔'' (ابراہیم:۳۸) اسی طرح حضرت ابراہیمؑ اپنے رب کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ:

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ (ابراھیم:۴۱) ''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہرایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا (اے) ہمارے رب! (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔'' اللہ تعالیٰ نے اپنے حنیف و منیب بندہ حضرت ابراہیمؑ کی ان دعاؤں اور حسن تربیت کے نتیجہ میں آپؑ کو اپنے رب کا ایسا فرمانبردار اور دین کا جاں نثار فرزند عطا فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر اسماعیلؑ کو اپنا خواب سنایا کہ میں تجھے خدا کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں اے میرے بیٹے بتا اس بارہ میں تیری کیا رائے ہے؟ اس پر اپنے مقدس و موحّد باپ کے فیض تربیت و صحبت سے فیض یافتہ بیٹے نے بلا تامل عرض کیا یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ (الصّٰفّٰت:۱۰۳) ''اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اس عظیم الشان اور مقبول دعا کا ذکر فرمایا ہے: رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡهِمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (البقرۃ:۱۳۰) یعنی ''اے ہمارے رب! تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی اس دعا کو بھی بڑی شان سے قبول فرمایا اور آپؑ کی اولاد میں سے سرور کائنات فخر موجودات سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا عظیم الشان رسولؐ مبعوث فرمایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی اپنی اولاد کو توحید پر قائم رکھنے اور اُسے دین کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوششوں اور دعاؤں کا ذکر اپنے پاک کلام میں یوں فرماتا ہے: ''اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوبؑ نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اس بات کی تاکید کی (اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چُن لیا ہے پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ، تم (اللہ کے) پورے فرمانبردار ہو۔'' اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت یعقوبؑ نے اپنی وفات سے پہلے اپنے بیٹوں کے دلوں میں توحید خالص راسخ کرنے کی پوری کوشش کی اور اپنے بیٹوں کو توحید کا درس دیتے ہوئے استفسار فرمایا کہ 'مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ' تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟'' اس پاک تربیت سے فیض پانے والے بچوں نے جواباً عرض کیا کہ اے ہمارے باپ! ''ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اُس کے فرمانبردار ہیں۔ (سورۃ البقرۃ آیات:۱۳۳-۱۳۴)

پھر حضرت مریمؑ کے تعلق میں حضرت زکریاؑ جو حضرت مریمؑ کے مربی اور کفیل تھے کے انداز تربیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''جب کبھی زکریا گھر کے بہترین حصہ میں اُس کے پاس جاتا (تو) اُس کے پاس کوئی (نہ) کوئی کھانا پاتا۔ (چنانچہ ایک روز ایسا دیکھ کر) اُس نے کہا اے مریم! یہ (کھانا) تیرے لئے کہاں سے آیا ہے؟'' اس سوال میں حضرت زکریا نہایت لطیف رنگ میں حضرت مریمؑ کی توجہ کو رزق عطا کرنے والے ربّ کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حضرت مریمؑ آپ کے اس حُسن سوال کو سمجھ جاتی ہیں اور عرض کرتی ہیں هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ! کہ یہ رزق اللہ کی جناب سے عطا ہوا۔'' (آل عمران:۳۸) حضرت مریمؑ کے اس جواب پر حضرت زکریاؑ عش عش کر اُٹھتے ہیں اور اس حُسن جواب سے متاثر ہو کر ہی اُن کے دل میں نیک اور صالح اولاد کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ بے اختیار اپنے رب سے یوں دعا مانگتے ہیں: رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ'' (آل عمران:۳۹) ''اے میرے رب! تو مجھے (بھی) اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔'' حضرت زکریاؑ کی اس دعا کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''فرشتوں نے اُسے جب وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور صالحین میں سے (ترقی کرکے) نبی ہوگا۔'' (آل عمران:۴۰) اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کے بارہ میں فرماتا ہے کہ: وَکَانَ یَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ (مریم:۵۶) یعنی حضرت اسماعیلؑ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ مذکورہ بالا سطور سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ نیک اور صالح اولاد کی خواہش کرنا اور اولاد کی اصلاح اور تربیت کے لئے مسلسل دعائیں کرتے چلے جانا اور اولاد کو حسب موقع نصائح کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے صالح بندوں کی سنت ہے اور تربیت اولاد کا اولین اور بنیادی ذریعہ ہے۔ انبیاء کرام کی اولاد کے حق میں دعاؤں کا ذکر کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک حکیم اور پیارے بندے حضرت لقمان کی

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

مسلم جماعت احمدیہ اور حج بیت اللہ

محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور

راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہریار

حج سے متعلق روزنامہ سالار بنگلور کی خبر ہے" علماء کرام نے حج انتظامات کے سلسلہ میں شریعت کی روشنی میں کئی زریں مشورے پیش کئے جن پر عمل کرنے کا مسٹر تنویر سیٹھ (ریاستی وزیر مملکت برائے محنت اور حج) نے یقین دلایا ہے چند مشورے جن پر ریاستی حج کمیٹی کا اختیار نہیں اس پر جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ریاست کرناٹک کے عازمین کو ایک ہی معلم کے ماتحت لانے۔ حج فارم پر سٹیشن کو آسان بنانے قادیانی طبقہ کے لوگوں کو حج بیت اللہ جانے کی روک تھام کیلئے حج درخواست فارم میں حلف نامہ کی سطروں کو شامل کروانے کے معاملات کو وہ قومی حج کانفرنس میں اٹھائیں گے۔

(روزنامہ سالار 6 جولائی 2004ء بنگلور)

اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ مائدہ آیت ۲ میں فرماتا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے محترم گھر کی زیارت کو آئیں ان کا ادب رکھو یہ لوگ اپنے ربّ کا فضل اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کو آتے ہیں"......اور کسی قوم کی دشمنی کے سبب کہ انہوں نے تم کو ادب والی مسجد میں آنے سے روک دیا تھا ان پر زیادتی کرنے کا جرم ہرگز مت کرنا نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دو اور گناہ اور زیادتی کا ساتھ مت دینا ڈرتے رہو اللہ سے کہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے"

یہ ترجمہ ہم نے مولوی عبد الکریم پاریکھ صاحب کے ترجمہ قرآن مجید سے لیا ہے) مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک موحد مومن مسلمان جماعت ہے جو پر امن طور سے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرتی ہے وہ اسلام کے پانچ ارکان پر صدق دل سے ایمان و یقین رکھتی ہے بلکہ اس پر پورا پورا عمل بھی کرتی ہے اور اگر کوئی اس جماعت کو فریضہ حج ادا کرنے سے روکنے کی کوشش کرے گا تو مندرجہ بالا آیات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ہے اس کیلئے اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

حج تمام انسانوں کیلئے ہے صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں

اللہ تعالیٰ سورہ الحج کی 26 تا 28 آیات میں فرماتا ہے" لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں اور اللہ کے راستہ سے بیت اللہ کی طرف جانے سے جن کو ہم نے تمام انسانوں کے فائدہ کیلئے بنایا ہے روکتے ہیں (حالانکہ وہ بیت اللہ ایسا ہے جس کو ہم نے تمام انسانوں کیلئے بنایا ہے) ان کیلئے بھی جو اس میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور جو کوئی شخص اس میں ظلم کی راہ سے کوئی کجی پیدا کرنا چاہے گا اس کو ہم دردناک عذاب دیں گے" اور (یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقعہ دیا (اور کہا) کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کیلئے اور کھڑے ہوکر عبادت کرنے والوں کیلئے اور رکوع کرنے والوں کیلئے اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک کر" اور تمام لوگوں میں اعلان کرے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دُبلی ہوگئی ہو جو (ایسی سواریاں) دُور دُور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔ (تفسیر صغیر سورہ الحج 26-28)

ان آیات کریمہ میں صرف مسلمانوں کو ہی دعوت حج بیت اللہ نہیں دی گئی ہے بلکہ "الناس" کا لفظ رکھ کر تمام بنی نوع انسان کو حج کیلئے بلایا جارہا ہے۔

عثمان بن ابو العاص روایت کرتے ہیں کہ وفد ثقیف جب رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان کیلئے مسجد میں خیمہ نصب کردیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ نجس لوگ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر لوگوں کی نجاست اثر انداز نہیں ہوتی۔ لوگ اپنے نفوس اور قلوب کے اعتبار سے گندے ہوتے ہیں پھر مزید اس سلسلہ میں ایک حدیث پیش ہے ملاحظہ فرمائیں" یونس زہری اور سعید ابن حسیب سے روایت ہے کہ ابوسفیان مسجد نبویؐ میں داخل ہوا کرتا تھا حالانکہ وہ کافر تھا" (احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۱۰) اس بارہ میں کتاب الفاروق کے مصنف نے لکھا ہے کہ

" آج غیر مذہب کا کوئی شخص مکہ معظمہ نہیں جاسکتا اور یہ ایک شرعی مسئلہ حل کیا گیا ہے لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے میں غیر مذہب والے بے تکلف مکہ میں جاتے تھے اور مقیم رہتے تھے چنانچہ قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں متعدد واقعات نقل کئے ہیں" (الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۲۸)

قادیانی اور باب کعبہ

ہفتہ وار صدق جدید لکھنؤ میں مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے قادیانی اور باب کعبہ (ایک مسائل کے قلم سے) کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا اُس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

......" بالکل اسی قسم کا واقعہ شاہ فیصل کے والد مرحوم سلطان ابن سعود کے زمانہ میں بھی پیش آیا تھا حجرہ نشین مولویوں نے مرحوم سے کہا کہ چونکہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اس لئے اُنہیں حجاز مقدس سے نکال دیا جائے مرحوم نے مولوی صاحبان سے پوچھا کہ قادیانی حج کو اسلام کا رکن اور اس کو فرض سمجھتے ہیں یا نہیں؟ جواب میں انہیں یہ کہتے ہی بنی کہ یہ لوگ حج کو فرض سمجھتے ہیں اس پر مرحوم نے فرمایا کہ جو شخص حج کی فرضیت کا قائل ہے اور اسے اسلام کا اہم رکن سمجھتا ہے اسے حج سے روکنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ یہ واقعہ ہم نے مرحوم کی زندگی میں خود بعض مولویوں کی زبانی سنا تھا ممکن ہے کہ بعض اخبارات میں بھی شائع ہوا ہو"۔

(صدق جدید لکھنؤ ۶ اگست ۱۹۶۵ء)

پس مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد مسلمان ہیں اور وہ حج بیت اللہ کو پانچ ارکان میں سے ایک رکن جانکر اور مان کر ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر وہ نعوذ باللہ من ذالک بافرض محال مسلمان نہ ہوتے تو ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مکہ معظمہ کیوں جاتے کہیں اور جگہ اور ملک میں سیر و تفریح کیلئے چلے جاتے چونکہ وہ مسلمان ہیں اس لئے فریضہ حج ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس سیاسی ملاؤں کا اس اہم فریضہ میں روکاوٹ کھڑی کرنا احکامات شرعی میں دخل اندازی اور خلاف ورزی ہی نہیں خدا تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی ہے۔

پھر ایک اور بات یہ نام نہاد علماء بھول رہے ہیں وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کفار مکہ نے بانی اسلام سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے مقام پر حج بیت اللہ کو جانے سے روک دیا تھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی مقام حدیبیہ میں اپنے صحابہؓ کے ساتھ سر منڈوا کر قربانیاں دیکر واپس مدینہ لوٹ آئے تھے اور چودہ سو سال بعد آج آپؐ کے غلام کامل عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کو حج کرنے سے روکا جارہا ہے۔ کیا فرق رہ جاتا ہے کوئی فرق نہیں سوائے زمانہ کے۔ پس ہر طرف سے یہ نام نہاد علماء اپنی اصلیت کی سند وصول کرتے چلے جارہے ہیں اور کوئی ہوش نہیں۔

ان علماء کے ایک جید بزرگ عالم دین مولانا ابو الکلام آزاد صاحب مرحوم نے ان کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے فرماتے ہیں" جو لوگ گزر چکے ہیں ان کی نسبت اب کیا کہا جائے کہ ان کا معاملہ اللہ کے ہاتھ ہے......مگر غور و فکر کرو کہ ہر زمانے میں علماء دنیا کی نفس پرستی اور حق فراموشی کس طرح دنیا کے لئے ایک لعنت رہی ہے اور حیات چند روزہ دنیوی کے عشق و تعہد نے اس طائفہ عبید الدنیا سے کس کس طرح کتمان حق کرایا ہے......کیا نوع انسانی کی کوئی بدتر سے بدتر اور گمراہ قسم بھی اس سے زیادہ دنیا کو نقصان پہنچا سکتی ہے؟ اور کیا جنگل کا کوئی ڈاکو اور کمین گاہوں کا کوئی رہزن اس سے زیادہ جمیعت بشری کے لئے مخدوش و مہلک ہوسکتا ہے اگر علماء کے خصائل کا یہ حال ہے تو اس کے بعد عامہ ناس کیلئے فسق و عدوان کا کون سا درجہ باقی رہ گیا یہی وہ کتمان حق ہے یعنی حق کو دانستہ چھپانے کی لعنت ہے جو علماء یہود پر چھا گئی تھی اور منجملہ اسباب مغضوبیت یہود ہوئی وان کثیر منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون۔ (ترجمہ یہ ہے ان میں سے اکثر جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے ہیں) اور افسوس کہ یہی حال شبر بشبر اور ذراع بذراع اس امت کے علماء سو کا بھی ہوا وهم يهود هذا الامة ان کو بہر حال اپنی گنبد دستار کی تعمیر کیلئے اینٹیں چاہئیں اگرچہ خانہ شرع کی دیواریں توڑ کر بہم پہنچائی جائیں، خانہ شرع خدا بست کہ ارباب صلاح

درعمارت گری گنبد دستار خود اند (تذکرہ) نقوش ابو الکلام و مقالات آزاد صفحہ 143)

پس يا ايها الذين امنو لا يجرمنكم شنانُ قوم على ان لا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى

اے مسلمانوں کسی گروہ کی مخالفت تم کو اس پر بات نہ آمادہ کردے کہ تم بے انصافی پر اُتر آؤ۔ انصاف پر قائم رہو کہ یہی قرین تقویٰ ہے۔......☆☆☆

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ قدسیہ احمد سلمہا نے Communicative English آنرز میں اول درجہ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں دوسرا مقام حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میٹرک اور انٹر میں بھی اول درجہ میں کامیابی حاصل کی ہے عزیزہ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ELT انگلش لینگویج اینڈ ٹیچنگ میں ایم اے میں داخلہ لیا ہے۔

☆۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم عامر احمد سلمہ نے I.I.T کے کمپٹیشن میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے آئی آئی ٹی ہویلی کھڑگپور میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کیلئے یہ کامیابی بابرکت کرے اور جماعت کیلئے اسے مفید بنائے۔ عزیزہ قدسیہ اور عزیز عامر احمد سلمہ جناب منظور احمد صاحب آف بلاری کے پوتا اور پوتی ہیں اور مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب آف بھاگلپور کے نواسی اور نواسہ ہیں۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (ڈاکٹر منصور احمد بھاگلپور)

درخواست دعا

خاکسار، خاکسار کی والدہ نیز بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی و دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے، خاکسار کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی اور مقبول دینی خدمات کی توفیق پانے کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (حافظ اسلم احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم مبلغ سلسلہ کا ذکر خیر

(حافظ صالح محمد الہ دین صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد)

خاکسار کو محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم کی بابرکت صحبت سے مستفید ہونے کی سعادت حاصل رہی۔ محترم شمس صاحب مرحوم کا ۱۰؍دسمبر ۱۹۹۵ء کو وصال ہوا تھا اور ۱۲؍دسمبر کو ان کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی تھی۔

خاکسار جب بفضلہٖ تعالیٰ صوبائی امیر آندھرا پردیش تھا تو ایک عرصہ تک محترم مولانا شمس صاحب صوبہ آندھرا کے لئے مبلغ تھے۔ بہادری سے مخالفت کا مقابلہ کرتے تھے۔ آپ کے ذریعہ بہت سے لوگوں نے ہدایت پائی۔ دورہ شروع کرنے سے پہلے میرے گھر خدام کے ساتھ تشریف لاتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ دُعا کرائیں۔ پھر دورہ سے واپس آنے کے بعد رپورٹ لکھ کر مجھے بتاتے تھے اور میری دستخط کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ بھیجتے تھے۔ حضور اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے بہت خوشنودی کے خط آتے تھے الحمدللہ۔ مجھ سے پہلے سابقہ امیر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سے بھی بہت اچھا تعاون رہا اور دونوں نے مل کر صوبہ آندھرا پردیش کے مضافات میں تبلیغ کی بنیاد ڈالی اور مخلص جماعتیں قائم ہوئیں۔ الحمدللہ۔

محترم مولوی صاحب بلند پایہ مقرر تھے۔ ہندو مسلم اتحاد اور امن اور قومی یکجہتی میں ان کے خطاب پبلک میں ہوتے تھے۔ اگر کسی مجلس میں پانچ منٹ کی تقریر کا بھی ان کو وقت دیا جائے تو بھی ان کے لئے سامعین پر اثر ڈالنے کیلئے کافی ہوتا تھا۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں خصوصاً سکھ مذہب کے لوگوں سے اچھے روابط تھے اور وہ محترم مولوی صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور محترم مولوی صاحب کو تقریر کا موقعہ وقتاً فوقتاً دیتے تھے۔ ان کی تقریر جلسہ سالانہ قادیان بہت پسند کی جاتی تھی اور بہت لوگ ان کی تقریر کے Cassettes خریدتے تھے۔

وقت کی ضرورت کے مطابق عمدہ تبلیغی مضامین بھی تحریر فرماتے تھے جو کتابچہ کی شکل میں شائع ہوتے تھے۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب بہت عمدگی سے دیتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وقت میں بہت تبلیغی اشتہارات شائع کر کے تبلیغ کی گئی۔

محترم مولوی صاحب صوبائی کمیٹی، نشر و اشاعت کے صدر بھی رہے۔ خاکسار اس کمیٹی کا ممبر تھا۔ ان کی زیر نگرانی قرآن مجید کا تلگو ترجمہ شائع ہوا۔ انہوں نے اس کام کو بہت اخلاص اور جدوجہد سے کرایا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے ماہر تلگو دان سے بھی مدد لی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ قرآن مجید مع تلگو ترجمہ صوبہ آندھرا میں تبلیغ کا اہم ذریعہ بنا حیدرآباد کا ایک مشہور کتاب فروش Visala Andhra جس کی صوبہ آندھرا میں کئی شاخیں ہیں ہم سے باقاعدہ قرآن مجید خریدتے ہیں۔ الحمدللہ۔

مولانا حمید الدین شمس صاحب ہر دلعزیز تھے۔ بہت خوش مزاج تھے۔ نیز بہت منکسر المزاج تھے۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو معافی مانگتے تھے۔ بلکہ غلطی نہ بھی ہو تو بھی معافی مانگتے تھے۔ محترم مولوی صاحب میرے چچا محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مرحوم کے ہمزلف تھے۔ اس طرح خاکسار کی ان سے رشتہ داری بھی تھی۔ ہمارے خاندان سے بہت شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔

میرے والد محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب مرحوم ۱۹۹۰ء میں وفات پائی تو محترم مولوی صاحب نے بہت اچھے انداز میں ان کا ذکر خیر اخبار بدر میں شائع فرمایا تھا۔ یہ بھی حسنِ اتفاق ہے کہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم مولوی صاحب اور محترم چچا کی قبریں پہلو بہ پہلو ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔

جس وقت وہ کلکتہ میں مبلغ تھے تو مجھے ایک سائنس کے کام سے چند روز کیلئے کلکتہ جانے کا موقعہ ملا وہاں راما کرشنا مٹھ (Ramakrishna Mutt) کے مہمان خانہ میں میرا قیام تھا جو کلکتہ کے مشن سے کافی دور تھا۔ مولوی صاحب کی محبت کو بھول نہیں سکتا وہ کئی دفعہ سکوٹر پر مجھ سے ملنے کیلئے میری رہائش گاہ پر تشریف لائے نیز اپنے مکان پر بلا کر بھی بڑی محبت سے دعوت کی۔

اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب کو ان کی شفقتوں اور گرانقدر خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی والدہ محترمہ ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے سب بچوں اور اقرباء کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔☆

درخواست دعا

مکرم عالی خان صاحب ولد مکرم مقرم خان صاحب مرحوم گورت نگر ہنکال سے اپنے بیٹوں کی ملازمت میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (محسن خان ننگل قادیان)

آپکے خطوط آپ کی رائے

یہ منافقت کب تک؟

۱۹؍اگست کو پاکستانی ٹی وی پر Hot seat کے عنوان سے پاکستان کے جمیعۃ العلماء کے صدر اور پاکستانی پارلیمنٹ کے قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمٰن سے ایک انٹرویو لیا جا رہا تھا۔ یہ سن کر سخت افسوس ہوا کہ صرف اور صرف اپنی سیاسی سیٹ کو بچانے کیلئے انہوں نے اس قدر منافقانہ جواب دئے کہ شاید ہی کوئی دنیادار سیاسی لیڈر بھی خود کو کٹر اسلامی اور مذہبی کہلانے والے فضل الرحمٰن صاحب کو مات دے سکے۔

جہاد کے معاملے میں تو اس قدر منافقت ہے کہ کل تک طالبان اور القاعدہ کو مجاہد اسلام کہنے والے اس پاکستانی مذہبی لیڈر نے صاف کہہ دیا کہ یہ لوگ دہشت گرد ہیں۔

انٹرویو لینے والے نے سوال کیا کہ پاکستان کے علاقہ وانا میں القاعدہ اور طالبان کے ساتھ پاکستانی فوج کا جو مقابلہ چل رہا ہے تو ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے فضل الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان امریکہ کے سکھانے سے ان پر حملے کر رہا ہے اور ان کو عقوبت خانوں میں سخت سے سخت سزائیں دی جا رہی ہیں۔ ان کو کہنا تھا کہ پہلے پاکستانی حکومت کو مجاہد مان چکی ہے اس لئے میں بھی ان جنگجوؤں کی عزت کرتا ہوں طالبان کو اسلام کا نمائندہ اور ان کی حکومت کو بہترین اسلامی ماڈل حکومت سمجھتا ہوں لیکن جب اُن سے سوال کیا گیا کہ ان لوگوں نے صدر پاکستان پر جو خودکش حملے کئے ہیں ان کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں تو انہوں نے ایک ہی جملے میں کہا کہ پاکستان پر خودکش حملے کرنے والے یہ لوگ دہشت گرد ہیں۔

عجیب بات ہے ایک ہی زبان سے انہیں مجاہد کہہ دیا اور پھر دوسری زبان سے ان کو دہشت گرد کا خطاب بھی دے دیا اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے معاملہ میں پاکستان کے چوٹی کے مذہبی لیڈر بھی آج سخت قسم کی اُلجھن کا شکار ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں سمجھایا تھا کہ ''جہاد'' کا کیا مفہوم ہے لیکن یہ لوگ مانے نہیں اور احمدیوں کے متعلق سو سال سے شور ڈالتے رہے کہ انہوں نے انگریز کے کہنے پر مسلم نوجوانوں کے اندر سے جہاد کی رُوح کو مفقود کرنے کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آج مسلم نوجوانوں کے اندر سے جہاد کی رُوح کو کون مفقود کر رہا ہے۔ یہی حکومت پاکستان پہلے احمدیوں کو منجملہ اور وجوہات کے اس بناء پر غیر مسلم قرار دے چکی ہے کہ احمدی جہاد کے منکر ہیں لیکن آج خود حکومت پاکستان ہی جہاد کا انکار کر رہی ہے اور پاکستان کے چوٹی کے مذہبی لیڈر اسی حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں کیونکہ اس حکومت میں ان کی وزارتیں ہیں، اعلیٰ عہدے، ہیں اور کئی طرح کے مفادات وابستہ ہیں۔ آپ بتائیے کہ پاکستان کے ایسے مذہبی لیڈروں کے متعلق آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟

ایک طرف ان کو یہ بھی دُکھ ہے کہ طالبان کے مجاہدوں کو پاکستان میں طرح طرح کی سزائیں اور عقوبتیں دی جارہی ہیں اور امریکہ کے کہنے پر ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ایک طرف وہ آج بھی کہتے ہیں کہ القاعدہ اور طالبان اسلامی حکومت کا ایک بہترین ماڈل تھے۔ اور جب وہی وہ طالبان اور القاعدہ کے نمائندے صدر پاکستان پر حملہ کرتے ہیں تو اپنی کرسی بچانے کیلئے ان مجاہدین کو دہشت گرد کہہ دیتے ہیں۔

دوسری طرف بھارت کی جمیعۃ العلماء کے صدر مولانا اسد مدنی جب پاکستان گئے تو انہوں نے کشمیر کے جنگجوؤں کے متعلق کہا کہ وہ وادی میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں ان کا یہ بیان پاکستانی اخبار میں چھپ بھی گیا اور اس پر جمیعۃ العلماء کے پاکستانی لیڈر فضل الرحمٰن نے انٹرویو میں کہا کہ کشمیر کے جنگجو مجاہد ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اسلام تو ہر جگہ ایک ہے اگر کشمیر کے جنگجو مجاہد ہیں تو پھر مولانا اسد مدنی کی نظر میں بھی مجاہد ہونے چاہئیں مولانا فضل الرحمٰن کے خیال میں بھی مجاہد ہونے چاہئیں اور یا پھر دونوں کے نزدیک دہشت گرد ہوں گے۔

آخر یہ منافقت کیا ہے اور کب تک مسلمانوں کو یہ لوگ گمراہ کرتے رہیں گے خدا کے مامور کی باتوں کو نہ مان کر یہ لوگ آج سخت قسم کی ذلت کا شکار ہیں جہاد کے نام پر ہر جگہ مار ین کھا رہے ہیں اور کہیں پر بھی ان کو کامیابی نصیب نہیں ہو رہی۔ ان فی ذلک لعبرۃً لا ولی الابصار۔ (محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

گم شدہ رسید بکس

رسید بکس چندہ جماعت احمدیہ 6141 اور 6491 جو مکرم سابق صدر صاحب جماعت احمدیہ دہلی کو ایشو کی گئی تھیں نقل مکانی میں گم ہوگئی ہیں لہٰذا ان ہر دو رسید بکس کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ رسید بکس 6491 کی 1 تا 92 رسیدات استعمال ہو کر روزنامچہ میں درج ہو چکی ہیں۔ صرف آخری آٹھ رسیدات قابل استعمال ہیں۔ جبکہ رسید بک 6141 میں سے کوئی بھی رسید استعمال نہیں ہوئی۔ احباب ان ہر دو رسید بکس پر آئندہ کسی بھی نوع کے جماعتی چندہ کی ادائیگی سے احتراز کریں۔ اور اگر کسی دوست کے پاس ان قابل استعمال رسیدات میں سے کوئی بھی کٹی ہوئی رسید موجود ہو تو وہ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے توسط سے نظارت ہذا کو بھجوا دی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

شولاپور میں قومی ایکتا میٹنگ

مورخہ 1.7.04 کو مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈوکیٹ ناظم جائیداد و قانونی مشیر کے ہمراہ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی استاد جامعۃ المبشرین قادیان کی شولاپور آمد پر احمدیہ مسلم مشن میں ایک قومی ایکتا میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں شری دتاترے سونوڑے صاحب ڈپٹی کمشنر آف پولیس مکرم رشید علی شیخ صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس شری دکمبر جادھو صاحب Ditective Branch انسپکٹر Police station Faiyder chaudi شری سداشومورے صاحب سب انسپکٹر و انچارج پولیس چوکی Navi Bes کے علاوہ شری سنیل رسالے جی نائب صدر کانگریس و President Shri Ganesh Vitthal Mandir (Samiti) آونتی نگر شری دنیش شندے جی سینئر لیڈر راشٹروادی کانگریس و صدر Sharad Pratisthan شولاپور (Shri Ganga dhar gum te ji (S.E.O مکرم سلیم احمد منور صاحب نواحمدی میونسپل کاؤنسلر مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شولاپور شہر۔ مکرم سلیم احمد سہارنپوری معلم سلسلہ اجمیر بطور نمائندہ صوبہ راجستھان و کثیر تعداد میں سرکل کے نومبائعین زیر تبلیغ و ہندو افراد ''قومی ایکتا میٹنگ'' میں شریک ہوئے۔

مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کی تلاوت قرآن پاک سے اس قومی ایکتا میٹنگ کا آغاز ہوا بعد تلاوت قرآن پاک سنیل رسالے جی صدر شری وٹھل گنیش مندر نے قادیان سے تشریف لائے مذکورہ بالا دونوں مرکزی نمائندگان و سینئر پولیس آفیسران کا بذریعہ گلپوشی خیر مقدم کیا بعد گلپوشی مکرم مولوی انصار علی خان صاحب معلم ''پونا'' شولاپور سرکل نے حب وطن ترانہ پیش کیا۔ وخاکسار عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور نے حب وطن پر مبنی ترانہ کی تشریح کرتے ہوئے عوام کو بتایا کہ ملک پر جان قربان کرنے والوں کا یہ مقصد تھا کہ ہم سب مذہب و قوم کے لوگ آپس میں مل جل کر اپنے ملک کی حفاظت کریں بعد تقریر خاکسار شری دتاترے سونوڑے صاحب ڈپٹی کمشنر آف پولیس شولاپور و شری سنیل رسالے جی صدر شری گنیش وٹھل مندر نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ ہی واحد ایک ایسی جماعت ہے جو سبھی مذہب کے لوگوں کو گلے لگا کر پوری دنیا میں امن و بھائی چارہ کی تبلیغ کو آگے بڑھا رہی ہے جماعت احمدیہ کے جھنڈے کے نیچے آنے والا ہر شخص پوری طرح محفوظ ہے آج ایسی جماعت کی پوری دنیا کو سخت ضرورت ہے بعد تقاریر معززین جماعت احمدیہ کی جانب سے میٹنگ میں شریک حکام کی خدمت میں بطور تحفہ قومی ایکتا مومینٹو پیش کئے گئے مکرم جمیل احمد ناصر صاحب ایڈوکیٹ نے شری دتاترے سونوڑے صاحب کی خدمت میں قومی ایکتا مومنٹو مکرم رشید علی شیخ صاحب A.C.P کرائم برانچ کی خدمت میں مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے مومنٹو مسجد اقصیٰ قادیان و شری دگمبر جادھو صاحب انسپکٹر ڈیٹکٹو برانچ کی خدمت میں مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شولاپور نے ہینڈی کرافٹ پیش کئے۔

اس کے علاوہ خاکسار کی شازیہ عقیل و نبیلا عقیل نامی دونوں وقف نو بچیوں سے دینی معلومات پر مبنی سوالوں کے جواب سنکر مذکورہ بالا پولیس انسر بہت متاثر ہوئے اس میٹنگ میں شریک تمام تر لوگوں کی تواضع کا بھی انتظام کیا گیا تھا اس طرح بفضلہ تعالیٰ شولاپور میں منعقدہ ''قومی ایکتا میٹنگ'' بہت ہی کامیاب رہی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

خدام الاحمدیہ بنگلور حلقہ جکور کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۴ جولائی ۲۰۰۴ کو بنگلور کے حلقہ جکور میں خدام الاحمدیہ کے تحت ایک تربیتی و تبلیغی اجلاس ہوا حلقہ جکور کیلئے مکرم دیپک احمد صاحب کو نائب قائد بنایا گیا اسی طرح خدام کو فعال کرنے کیلئے میٹنگ بھی ہوئی غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ ان کے سوالوں کے جواب مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے دیئے اور ایم ٹی اے دکھایا گیا۔ جماعت کی کتب بھی دی گئیں۔ مکرم نور احمد صاحب نے بھرپور تعاون کیا اس حلقہ میں آٹھ گھر ایم ٹی اے سے استفادہ کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔

(سید ثاقب احمد معتمد خدام الاحمدیہ بنگلور)

بمبئی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی نے 25 جولائی کو بعد نماز عصر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا جس میں تمام ذیلی تنظیموں نے شرکت کی اس جلسہ کی صدارت جناب سید منور الدین ظہیر صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے فرمائی تلاوت و نظم کے بعد جناب مظفر احمد بٹ نے حضور اکرمؐ کی صداقت شعاری جناب سہیل احمد صاحب ساکن دہلی نے رسول اکرمؐ کا خشیت اور خوف الٰہی جناب انوز احمد خان صاحب نے رسول اکرمؐ بحیثیت داعی الی اللہ جناب ساع بسواس صاحب معلم سلسلہ نے رسول اکرمؐ بحیثیت داعی الی اللہ جناب انوار احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے رحمت للعالمین خاکسار پرویز احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت نے حضور اکرمؐ کا انداز تربیت اور محترم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب نے حجۃ الوداع تا وفات کے حالات پر تقریر کی۔ صدر جلسہ نے صدارتی خطاب کیا اور دُعا کروائی۔ طعام کے بعد احباب و مستورات اور بچے اپنے گھروں کو لوٹے اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔

(پرویز احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت)

چھتیس گڑھ میں پہلی مرتبہ نومبائعین کا تربیتی کیمپ

الحمدللہ صوبہ چھتیس گڑھ میں امسال پہلی مرتبہ کیم تا ۲ جولائی صوبہ کے نومبائعین کی تربیتی کلاس مشن ہاؤس بسنہ میں لگی جس میں تقریباً سولہ افراد نے شرکت کی۔ نومبائعین کو اس کلاس میں قرآن مجید حدیث تاریخ اسلام تاریخ احمدیت وغیرہ کی تعلیم دی گئی پروگرام کا آغاز انیس احمد دانی صاحب صدر جماعت بسنہ پردا کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تربیتی کلاس کی ضرورت بیان کی اس کلاس میں خاکسار کے علاوہ مکرم افضل خان صاحب معلم اور مکرم منور دانی صاحب معلم نے نومبائعین کو پڑھایا۔ میوزیکل چیئر کا مقابلہ بھی ہوا آخر میں تمام پروگراموں میں حصہ لینے والے نومبائعین کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

(حلیم احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

آسنور میں تربیتی مساعی

الحمدللہ آسنور کے تینوں حلقہ جات میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ و ترجمہ یسرنا القرآن پڑھانے کا انتظام ہے اسی طرح ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھا اور سنا جاتا ہے۔

جامع مسجد آسنور میں روزانہ صبح ۶ بجے تا ساڑھے آٹھ بجے چھوٹے بچوں اور بچیوں کو یسرنا القرآن۔ قرآن کریم ناظرہ و ترجمہ پڑھایا سکھایا جاتا ہے جن کی تعداد دوصد سے زائد ہے اس سلسلہ میں دو خدام بھی معاونت کر رہے ہیں۔ بعد نماز عصر تا مغرب لجنہ و ناصرات کو بھی قرآن کریم سادہ و ترجمہ کے علاوہ نصاب لجنہ و ناصرات کی تیاری کرائی جاتی ہے۔ بعد نماز مغرب واقفین نو بچوں کے ساتھ خدام کی کلاس لگائی جاتی ہے۔ ہر ہفتہ مجلس اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر پندرہ روز بعد لجنہ و ناصرات کا اجلاس باقاعدگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جمعہ کی نماز میں مستورات کیلئے بھی انتظام رکھا گیا ہے ہفتہ میں ایک بار انصار اللہ کا بھی اجلاس رکھا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر تینوں حلقہ جات میں بھی معلمین بچوں کی کلاس لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے۔

اسی طرح مقامی اجتماع بھی ہوا جس میں اطفال و خدام کو صوبائی اجتماع کیلئے تیار کرایا گیا۔ اس سلسلہ میں قائد صاحب و دیگر ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نے بھرپور تعاون دیا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

ہفتہ قرآن مجید

مورخہ 2.7.04 سے مسجد احمدیہ آسنور میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں مقررین نے کئی موضوعات پر تقاریر کیں۔ یہ پروگرام روزانہ بعد نماز مغرب ہوتا تھا جس میں صدارت کے علاوہ تلاوت نظم عنوان کے مطابق ہوتی تھی درج ذیل مقررین نے ان پر تقاریر کیں۔ مکرم مولوی عطاء الرحمٰن خالد نے فضائل قرآن مجید۔

خاکسار فاروق احمد ناصر مبلغ آسنور نے تلاوت قرآن کی اہمیت و فضیلت۔

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب لون نے قرآن اور سائنس

مکرم مولوی طاہر احمد بیگ نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں اور قرآن مکرم باسط رسولؐ ڈار نے قرآن مجید اور جماعت احمدیہ۔ مکرم مولوی رفیق احمد بیگ نے عظمت قرآن۔ عزیز نیاز احمد نے قرآن اور پیشگوئیاں کے عناوین پر تقاریر کیں۔

(فاروق احمد ناصر۔ خادم سلسلہ آسنور)

جلسہ یوم آزادی

جماعت احمدیہ ممبئی نے 15 اگست کو بعد نماز عصر یوم آزادی کے متعلق ایک جلسہ منعقد کیا۔ یہ جلسہ خاکسار کی صدارت میں کیا گیا۔ اس جلسہ کا آغاز مکرم ساع بسواس (معلم سلسلہ) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا ترجمہ بھی موصوف نے ہی پڑھ کر سنایا۔

تلاوت کے بعد جناب سید عطاء الحسن صاحب نائب قائد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک پیاری نظم ''اپنے دیس میں اپنی بستی میں''...... نہایت خوش الحانی سے پڑھی جو کہ اس روز کے لحاظ سے نہایت موزوں رہی۔ اس کے بعد محترم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب مبلغ جماعت ممبئی نے ایک اچھے شہری کیلئے جماعت احمدیہ کی تعلیم پیش کی۔ آپ نے اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ کی مفصل ہدایات بیان فرمائیں۔

بعدہ خاکسار نے صدارتی خطاب میں وطنیت کا تصور اسلام نے کس طرح پیش کیا ہے۔ اس امر کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے بعد مدینہ میں عملی نمونہ کا حوالہ دیکر بیان کیا۔

خاکسار نے اس کے بعد دُعا کروائی مغرب اور عشاء کی جمع نمازوں کے بعد حاضرین جلسہ کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

(پرویز احمد سیکرٹری تعلیم ممبئی)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15282:=

میں ٹی کے کویا مٹی ولد محترم احمد کٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 81 سال تاریخ بیعت 1966 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اراضی زرعی 161 سینٹ۔ 50 سینٹ تارتلپر سپ نمبر 3/3 قیمت 500000

6 سینٹ چریا کوتا پرمب نمبر 12/10 قیمت 250000

30 سینٹ کٹی بوٹل نمبر 71/2 قیمت 125000

75 سینٹ کٹی بوٹل نمبر 71/2 قیمت 100000

نقد بینک بیلنس 125000 کل میزان -/11,00,000 روپے

میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 4000 ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	ٹی کے کویا مٹی صاحب	ایم سی محمد

وصیت نمبر 15202:=

میں محمد کلیم خان ولد محترم محمد سیف خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27.8.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد نمبر 23R/17 دس مرلے زمین ننگل باغبان میں کاہلواں گاؤں کی جانب ہے۔ اس کے علاوہ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور اس وقت مبلغ -/3236 روپے مع الاؤنس تنخواہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.10.03 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید نعیم احمد	محمد کلیم خاں	سید فیروز الدین قادیان

وصیت نمبر 15301:=

میں عبد الرحیم ولد محترم امام دین صاحب گوجر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میرے والد محترم وفات پا چکے ہیں اور والدہ محترمہ حیات ہیں۔ جو دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ گورداسپور میں خانہ بدوش کی حالت میں رہتے ہیں کوئی اپنی جائیداد نہیں ہے گوجر برادری سے تعلق رکھتا ہوں۔

میں بطور معلم وقف جدید بیرون سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر رہا ہوں اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2650 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل 04 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	عبد الرحیم	شریف احمد امینی

وصیت نمبر 15302:=

میں کمال الدین گوجر ولد محترم جبر دین صاحب گوجر قوم گوجر احمدی پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن ننگل باغبانان قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میرے والد محترم وفات پا چکے ہیں۔ اور والدہ محترمہ حیات ہیں۔ جو میرے دوسرے بھائیوں کے ساتھ اکثر رہتے ہیں خانہ بدوش ہوکر رہتے ہیں۔ گوجر برادری ہے۔ میرا ننگل باغبانان میں ایک مکان 6/5.1/2 مرلہ پر مشتمل ہے۔ یہ مکان 4/5 سال قبل -/105000 روپے میں خریدا گیا تھا مکان خریدنے وغیرہ پر کل -/1,20,000 روپے خرچ ہوا ہے۔ اس کا خسرہ نمبر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جگہ شاملات ہے اس مکان میں نصف حصہ میری اہلیہ صاحبہ کا ہے۔ میرے پاس اس وقت بینک میں 15000 روپے نقد رقم موجود ہے۔ میں جی پی فنڈ پر اس وقت حصہ آمد ادا نہیں کر رہا بعد میں ادا کروں گا۔

میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5500 روپے ہے۔ میں پولیس کانسٹیبل کے طور پر کام کر رہا ہوں۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل 04 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	کمال الدین	عبد الرحیم

وصیت نمبر 15303:=

میں پی کے علی مون ولد پی سی کریم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.10.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

جائیداد کوئی نہیں۔ مزدوری کرتا ہوں۔ -/3100 روپے تنخواہ ہے اور کوئی آمد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد اسماعیل الپی	علی مون پی کے	محمد لیس

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

بقیہ صفحہ (16)

درسی کتب پر نظر ثانی کا عمل جاری رکھے گی اور اس کے بعد ۲۰۰۶ء میں درسی کتب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ذریعے سے پڑھانے کے عمل کو ختم کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ کھلے مقابلے کے ذریعے مارکیٹ میں موجود مصنفین سے کتب حاصل کی جائیں گی تاکہ وہ موجودہ کتب سے زیادہ موثر اور سماجی ڈھانچے کے مطابق ہوں۔ پنجاب میں کل ۵۰۵۲۸ سکول ہیں۔ جن میں ساڑھے چار ہزار سکول نامناسب جگہ پر ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں یا پھر انتظامیہ کی نااہلیوں کی وجہ سے مجبوراً انہیں بند کرنا پڑ رہا ہے صوبائی دارالحکومت میں ایسے سکول بھی منظر عام پر آچکے ہیں جن میں اساتذہ کی تعداد زیادہ اور طالب علموں کی تعداد کم تھی۔ ان میں قابل ذکر گورنمنٹ ہائی سکول ٹیکسالی اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھاٹی گیٹ کے علاوہ ۱۴۰ کے قریب دیگر سکول بھی شامل ہیں۔ دریں اثناء حکومت سرکاری سکولوں میں دوسری شفٹ شروع کرنے کے حوالے سے مختلف این جی اوز کو قریباً پنجاب میں ۹ ہزار سے زائد سکول دے چکی ہے جبکہ ایک طے شدہ پالیسی کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع میں نئے بننے والے رہائشی منصوبوں اور کالونیوں میں سرکاری سطح پر کوئی نئے سکول نہیں بنائے جارہے بلکہ نئے سکول بنانے کیلئے پلاٹ دئے جارہے ہیں جماعت نہم کیلئے قرآن مجید باترجمہ اور عربی کی درسی کتب کا آزمائشی ایڈیشن اسی تدریجی منصوبے کے تحت ۱۹۹۹ء کے تعلیمی سال کے آغاز میں پیش کیا۔ بعد ازاں ۲۰۰۱ء میں اسلامیات لازمی کی۔ نہم دہم کیلئے کتاب میں سورۃ التوبہ کی آیات کو حذف کر دیا گیا اور اس کے فوری بعد جہادی لٹریچر اور جہاد سے متعلق آیات کے بارے میں مختلف این جی اوز نے تنقیدی بیانات جاری کرنا شروع کر دیے۔ خاص طور پر جنوری کے آخری عشرے میں ایک تعلیمی ورکشاپ میں ایک این جی اوز سوشل ڈیولپمنٹ پالیسی انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ شائع ہونے اور بعد ازاں وفاقی وزیر زبیدہ جلال کے " قرآنی آیات" سے متعلق بیان کے بعد اپوزیشن نے تعلیمی نصاب میں تبدیلیوں کے مسئلے کو قومی اسمبلی میں اٹھایا تو یہ ایک متنازعہ ایشو بن گیا۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ تمام نصابی کتب کی تشکیل میں اسلام اور نظریہ پاکستان کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہوگی اور ایسی کوئی کتاب یا مضمون شائع نہیں ہوگا جو نظریہ پاکستان یا اسلام کے منافی ہو، لیکن موجودہ حکومت نے جماعت نہم و دہم کے مجوزہ تعلیمی نصاب میں اسلامیات کے مضمون میں ۲۰ احادیث سورۃ التوبہ کے علاوہ عقیدہ توحید عقیدہ رسالت ختم نبوت اور جہاد سے متعلق قریباً تمام نصاب میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اسلامیات لازمی برائے نہم و دہم میں سورۃ التوبہ کے اخراج سے قبل اس کے صفحات کی ضخامت ۲۳۲ تھی جو کہ اب کم ہو کر 127 صفحات رہ گئی ہے۔ تعلیمی نصاب میں مرحلہ وار تبدیلیوں کے پروگرام میں حکومت ۲۰۰۵ء میں بڑے پیمانے پر کام کر رہی ہے اور اگلے سال تک پہلی سے دسویں تک تمام تعلیمی نصاب میں جہادی آیات نظریاتی اور تاریخی مخص پر مبنی مضامین نکالنے اور بھارت دوست نصاب کی تکمیل کا کام کر کے نئے نصاب کی حتمی منظوری اور طباعت و اشاعت کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ مطالعہ پاکستان سے ایسے تمام مضامین جنہیں پڑھ کر طلباء و طالبات کے دلوں میں بھارت کے خلاف نفرت پیدا ہو انہیں ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ جن مضامین کو ختم کرنے کیلئے اعلیٰ حکام کو سفارشات پیش کی گئی ہیں ان میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم میں بھارت کی طرف سے پاکستان کیلئے جو مسائل کھڑے کئے گئے تھے اثاثوں کی تقسیم، مسلمانوں کا قتل عام سقوط ڈھاکہ اور ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر جنگ ٹھونسنے جیسے سارے مضامین شامل ہیں نئے نصاب کی سفارشات میں شامل مضامین میں مکتی باہنی کو آزادی کا سپاہی تسلیم کیا گیا ہے۔ 1965 میں پاکستان نے بھی بھارت پر چڑھائی کی تھی بنگالی عورتوں کی عصمت دری جیسے واقعات بھی ہیں۔ تیسری جماعت کی اردو، اسلامیات اور معلومات عامہ پر مشتمل میری کتاب سے شہید اور مینار پاکستان نامی اسباق، چہارم کے معاشرتی علوم صفحہ ۸۱ پر ہندو راجہ جے پال کی محمود غزنوی کے ہاتھوں شکست کی کہانی صفحہ ۸۶ سے چھ ستمبر کے واقعات کا تذکرہ نشان حیدر پانے والے شہدا کے تذکرے پانچویں کی معاشرتی علوم سے محمد بن قاسم شاہ ولی اللہ اور سرسید احمد خان سے متعلق مضامین بھی خذف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ صوبہ سرحد میں رائج معاشرتی علوم برائے پنجم میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی تہذیب میں تفریق کرنے والا مضمون بھی ختم کرنے کی سفارش کی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ نصاب میں تبدیلی کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس میں تعلیمی اداروں کے روشن اور آزاد خیال اساتذہ اور ماہرین کو شامل کیا گیا ہے جو دن رات محنت شاقہ کے بعد تعلیمی نصاب سے ایسے مضامین اور باتوں کو دیکھ پرکھ رہے ہیں جن سے ہماری آنے والی نسلیں کہیں بھارت اور کافروں کی دشمنی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ لہٰذا ایسے مضامین اور اسباب کو نکالنے کیلئے اعلیٰ سطح پر دن رات اعلیٰ پائے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ نصابی تعلیم میں تبدیلی کا عمل موجودہ حکومت سے قبل صدر پرویز مشرف کی فوجی حکومت میں اچانک بننے والی خاتون وزیر تعلیم" نے تعلیم کے وزارت کا قلمدان سنبھالتے ہی شروع کر دیا تھا......اور جی حکومت نے نواز شریف کے دور میں ۲۰۱۰ تا ۱۹۹۸ء تک کی نئی تعلیمی پالیسی کے برعکس آیات کا اخراج اور نصاب میں تبدیلی کیلئے عملی طور پر کام شروع کر دیا تھا اور اب اس تبدیلی کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے جبکہ دوسرے مرحلے میں نصاب میں تبدیلی کے لئے سفارشات تیار کی جارہی ہیں سابقہ وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو شوکت عزیز کی طرح موجودہ حکومت میں بھی ناگزیر وجوہات کی بنا پر تعلیم کی وزارت دی گئی ہے۔ اسی حوالے سے امریکی وزیر خارجہ کولن پاویل کا ایک بیان انتہائی اہم ہے جو انہوں نے گیارہ مارچ کو کانگریس میں مارسی کپچر کے بیان پر ایوان کی سب کمیٹی میں اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے دیا۔ انہوں نے کہا کہ مدرسے اور بعض مذہبی تعلیم دینے والے ادارے دہشت گرد پیدا کر رہے ہیں۔ مدرسوں کی اصلاح اور وہاں پر پنپنے والی مخصوص مذہبی سوچ کے خاتمے کیلئے انہیں جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے نصاب میں تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ایسے تمام متعلقہ ممالک سے بات چیت کی ہے جو مدرسوں میں اور انصاب میں تبدیلیاں لا رہے ہیں امریکہ ان کو فنڈز بھی مہیا کر رہا ہے۔ کولن پاویل نے کہا کہ امریکہ صدر مشرف سے بھی بات کر رہا ہے تاکہ مدرسوں میں ایسی تعلیم کے رواج کو فروغ دیا جائے جو جدید خطوط سے ہم آہنگ اور طالب علموں کیلئے مفید ثابت ہو سکے۔

(بحوالہ روشنی سرینگر 2004)

بقیہ صفحہ (10)

اُن نصائح کا یہاں ذکر کر دیا جائے جو آپ نے اپنے فرزند کو کیں۔ یہ وہ اہم اور بنیادی نصائح ہیں جن میں ہر شخص اور اسکی اولاد کے لئے دنیا و آخرت کو سنوارنے والے زریں اصول اور پر حکمت ہدایات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں سورۃ لقمان کی آیت ۱۴ اور آیات ۱۷ تا ۲۰ کا ترجمہ ہدیہء قارئین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے! اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔ اے میرے بیٹے! بات یہ ہے کہ اگر ایک عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ (رائی کے برابر عمل کسی) پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو اللہ اُس کو ظاہر کر دے گا۔ اللہ باریک سے باریک راز کو پا لینے والا اور بہت خبردار ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز کو قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور جو (تنگی ترشی) تجھے پہنچے اُس پر صبر سے کام لے یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔ اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا۔ اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر۔ (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے)"

اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب و مقبول رسول اور بندے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن کریم کی شکل میں جو کلام نازل ہوا اُس میں ہماری اور ہماری اولاد کی اصلاح اور تربیت کے لئے بہت سی دعائیں سکھلائی گئی ہیں اسی طرح احادیث میں آں حضور ﷺ سے بے شمار دعائیں مروی ہیں۔ جن سے حضور ﷺ کی اُمت رہتی دنیا تک فیضیاب ہوتی رہے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن کریم، سیرت نبویؐ اور احادیث کی کتب کو نہایت ادب کے ساتھ زیر مطالعہ رکھیں تا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ پوری دلکشی کے ساتھ ہمارے قلوب و اذہان میں نقش ہو جائیں اور ہم انہیں مشعل راہ بنا کر فلاح دارین حاصل کریں۔ پھر ہمارے رب نے ہم پر احسان بے پایان کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ کے عاشق صادق سیدنا حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اُسوۂ نبویؐ کی جیتی جاگتی تصویر بنا کر بھیجا۔ آپؑ نے اپنی کم و بیش یکصد کتابوں میں ہماری تربیت کے لئے جو تعلیم دی ہے ہمارا فرض ہے کہ اُس سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں اور حضورؑ کی کتب کو زیر مطالعہ رکھیں اور حضرت اقدسؑ نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان کا بغور مطالعہ کریں۔ حضورؑ کی ان دعاؤں کو آپؑ کے رب نے حد درجہ قبولیت کا شرف بخشا جو ایک آفتاب عالمتاب بن کر دنیا پر چمک رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنا خدا داد مشن مکمل کر کے جب اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو دنیا نے سمجھا کہ جماعت اب گئی کہ اب گئی مگر حضرت اقدسؑ کی پاک صحبت اور دعاؤں سے فیض پانے والی آپؑ کی ساری اولاد کو دین حق کی خدمت کی ایسی شاندار توفیق ملتی ہے کہ حضورؑ کے لخت جگر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے باون سالہ دورِ خلافت اور اُس کے بعد اُن کے دو فرزندان گرامی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح ثالثؒ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفہ رابعؒ کے مجموعی طور پر ۳۷ سالہ عہد خلافت میں گلشن احمدیت پر جو بہار آئی ہے اور چہار دانگِ عالم میں جماعتِ احمدیہ کو شاندار، حیرت انگیز اور بے مثال ترقی اور عروج حاصل ہوا ہے اُس کا ایک زمانہ شاہد ہے۔ اس وقت آپؑ کی ذریت و نسل سے ایک اور برگزیدہ وجود باجود کو اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی خلافت اور جماعت کی امامت کے رفیع الشان منصب پر فائز فرمایا ہے جو مسیح موعودؑ کے پڑپوتے ہیں یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا کارواں پھر سے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر رواں دواں ہو چکا ہے ☆☆☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 31st August 2004 Issue No : 35

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

آئینہ پاکستان

پاکستان میں نئی درسی کتب مارکیٹ میں آگئیں

جہاد سے متعلق قرآنی آیات حذف کی جارہی ہیں

گذشتہ ماہ اسلام آباد میں وفاقی وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال کی زیر صدارت موجود نصاب تعلیم کو ہدف تنقید کی اور کہا کہ ایسے نصاب کی موجودگی میں ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کے ذہن امن جمہوریت اور آزادی کی طرف کم مائل ہوں گے بلکہ ہندوؤں کے خلاف نفرت اور جہاد کی طرف زیادہ مائل ہوں گے خاص طور پر ایک این جی او کی رپورٹ کے مطابق یہ بارآور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف نفرت پھیلانے میں نصابی کتب کا بڑا عمل دخل ہے۔ اس کے باب نمبر ایک میں محمود غزنوی اور محمد بن قاسم کے ناموں کے آگے ''رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام شائع کرنے کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے اور یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اس رپورٹ میں علامہ اقبال کو پنجاب کا عظیم شاعر قرار دینے کے خلاف بھی ریمارکس دیئے گئے ہیں کہ یہ صوبائی تعصب کو فروغ دینا ہے۔

اس رپورٹ میں پاک بھارت تعلقات پر تنقید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ نصابی کتاب میں ۱۹۶۵/۶ء کی جنگ کے حوالے سے غلط لکھا ہوا ہے کہ ہندوستان نے پاکستان پر بے خبری میں حملہ کیا تھا، بلکہ یہ بتایا گیا کہ اس میں پاکستان کی بھی اتنی ہی غلطی تھی جتنی ہندوستان کی ہندوستان نے پاکستان کے دریاؤں کا پانی بھی درحقیقت بند نہیں کیا تھا اور اس سلسلہ میں نصابی کتب میں غلط حقائق دیئے جارہے ہیں۔ ایک نصابی کتب کے متعلق یہ شکایت لکھی گئی ہے کہ اس میں پاکستان کا جھنڈا ہندوستان سے بڑا شائع کیا گیا، جو دونوں ممالک میں نفرت پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس رپورٹ میں اس چیز پر بھی تنقید کی گئی ہے کہ ہم ہندوستان کے شہروں کا نام شائع کر کے ہندوستان کے ساتھ زیادتی کررہے ہیں۔ جیسا کہ نیو دہلی کی جگہ خالی دہلی لکھا جاتا ہے رپورٹ میں حیدرعلی اور ٹیپو سلطان کے متعلق بھی تنقید کی گئی ہے اور اس حوالے سے یہ کہا گیا ہے کہ ہندوؤں نے ٹیپو سلطان اور حیدرعلی کی شکست کی کوئی سازش نہ کی تھی۔ اس میں ہندوؤں کا کوئی کردار نہ تھا، رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ مسلمانوں کی آزادی حاصل کرنے کیلئے ضروری تھی لیکن یہ ایک ناکام جنگ تھی اس رپورٹ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف نصابی کتب میں لکھنے کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے رپورٹ کے مطابق ٹیپو سلطان کی انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی جنگ نہیں تھی بلکہ اسے جہاد قرار دیتے ہوئے ایک ناپسندیدہ عمل کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس میں قائداعظم کے کردار پر بھی تنقید کی گئی ہے اس رپورٹ میں ایک غیر ملکی اشاعتی ادارے ''آکسفورڈ'' کی طبع شدہ مختلف کتب کی چار صفحات میں تعریف کر کے انہیں حقائق کے مطابق قرار دیا گیا اس رپورٹ میں جہادی تعلیمی سسٹم پر تنقید کی گئی ہے اور اس حوالے سے یہ رائے دی گئی ہے کہ پاکستان میں تین قسم کے مذہبی سکول ہیں ان مدارس میں انپڑھ مذہبی انتہاپسند لوگ طلبہ کو تعلیم دیتے ہیں یہ ادارے ایک جہادی تنظیم چلاتی ہے ان سکولوں میں طلبہ کو رسے کے ذریعے دریا عبور کرنے غبارے چلانے / جنگلوں میں گھر بنانے آپس میں اطلاعات کے تبادلے سمیت کئی ایسی چیزوں کی تعلیم دی جاتی ہے جو اصل نصاب سے تصادم ہوتی ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ۱۲ مارچ ۲۰۰۴ کو قومی اسمبلی میں قرآنی آیات کو نصاب سے حذف کرنے سے متعلق اپوزیشن نے سوالات کئے اور واک آؤٹ کیا۔ جس کے بعد متحدہ مجلس عمل کے سربراہ قاضی حسین احمد نے لاہور میں ۱۴ مارچ کو ایک پریس کانفرنس میں ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن ایم ایم اے جس بات پر احتجاج کررہی ہے اس کے برخلاف پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے تعلیمی سال کے شروع ہونے سے پہلے ہی، پہلی سے دسویں جماعت تک پانچ کروڑ ۱۲ لاکھ ۸۷ ہزار چارسو ۴۷ نصابی کتب جاری کردی ہیں۔ چیئرپرسن پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ڈاکٹر فوزیہ سلیمی نے کہا ہے کہ نصاب کی تبدیلی کا عمل ایک جامع منصوبہ بندی کے ذریعے ہوتا ہے۔ نصابی کتب کے مسودات تیار کر کے حتمی منظوری کیلئے اسلام آباد بھجوائے جاتے ہیں۔ جب اسلام آباد میں متعلقہ محکمہ اپنی پوری طرح تسلی کر لیتا ہے تو پھر اس مسودے کو پرنٹ کروانے کیلئے بھیج دیا جاتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ صرف انگریزی، گیارہویں اور بارہویں جماعت کا نصاب ۵۰ سال بعد تبدیل ہوا ہے جبکہ اسلامیات کی تمام نصابی کتب کی تیاری اسلام آباد میں ہوتی ہے اور وہاں پر ہی لکھی جاتی ہیں۔ پنجاب پبلشر اینڈ بک سیلز ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے ''ندائے ملت'' سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ۰۵-۲۰۰۴ کیلئے جماعت اول تا دہم کیلئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے قریباً ۵ کروڑ ۱۳ لاکھ کتب شائع کی ہیں۔ ان کتب کی تیاری کیلئے تمام عمل گذشتہ ایک سال سے جاری ہے۔ مسودات کی تیاری ان کی منظوری اور طباعت و اشاعت معمولی کام نہیں ہے۔ نصاب میں تبدیلی کوئی معمولی عمل نہیں ہے۔ تبدیلی کیلئے سفارشات کی روشنی میں مسودے تیار ہوئے ہیں۔ مسودوں کی تیاری اور اعلیٰ حکام سے ان کی منظوری میں اکثر و بیشتر کئی مہینے لگ جاتے ہیں جس کے بعد پبلشرز اور پرنٹر حضرات کو کتابیں چھاپنے کی دعوت دی جاتی ہے یہ بھی ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے جس کے بعد پرنٹرز کو بڑی تعداد میں کتابیں چھاپنے کیلئے بھی کئی کئی ماہ درکار ہوتے ہیں اردو بازار کے ایک پرنٹر ایس ڈی شہزاد کے مطابق کتب کروڑوں کی تعداد میں چھپ کر مارکیٹ میں آئی ہیں ان کے مسودے کی تیاری اور منظوری کا عمل کم از کم ۶ سے ۸ ماہ قبل مکمل ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ارباب اختیار کو علم تھا کہ نصاب میں تبدیلی کے بعد ایک صدائے احتجاج ضرور بلند ہوگی۔ اسی لئے وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال نے ۲۲ رفروری کو اسلام آباد کی ایک تعلیمی ورکشاپ میں بیان دیا تھا کہ ''تعلیمی نصاب میں قرآنی کتب کی اشاعت اور مارکیٹ میں دستیابی کے تمام مراحل مکمل کرنے کے بعد حکومتی سطح پر ''فضا سازگار'' بنانے کیلئے ناکام کوششیں شروع کی گئیں اور اس مقصد کیلئے کاسہ لیس این جی اوز کا سہارا لیا گیا۔ پنجاب کی آبادی اور تعلیمی نظام کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پنجاب کے ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ افراد میں سے ۲ کروڑ ۶۵ لاکھ افراد شہروں میں بستے ہیں۔ گذشتہ ۵۵ سالوں میں یہاں کی آبادی میں کم و بیش چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب میں فی کس جی ڈی پی ۴۰۱ ڈالر ہے جو پاکستان کی مجموعی فی کس جی ڈی پی سے ۱۹ ڈالر ہے۔ پنجاب میں آبادی کی رفتار بھی دوسرے صوبوں سے ۲۵ فیصد زیادہ ہے۔ پنجاب میں یہ رفتار ۲۶۵ ہے گذشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب کے دیہات میں ۳۵ فیصد اور شہروں میں ۲۷ فیصد لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کررہے ہیں۔ البتہ تعلیم کے شعبے میں پنجاب دوسرے صوبوں سے آگے ہے۔ پاکستان میں پانچ سال سے ۲۰ سال تک کے بچوں اور نوجوانوں کا تناسب کل آبادی کے ۵۰ سے ۳۰ فیصد کے قریب ہے جو کہ متعدد دوسرے ممالک کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ اتنی بڑی تعداد کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے بڑے پیمانے پر اخراجات کی ضرورت ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جماعتوں میں پڑھنے والے بچوں کی تعداد میں کمی کا رجحان ہے۔ عالمی بینک کے مطابق پنجاب کے غریب ترین افراد میں اپنے بچوں کو تعلیم دینے کا شعور تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کے غریب ترین ۲۰ فیصد آبادی سے تعلق رکھنے والے شہروں میں ۳۱/ فیصد اور دیہات میں ۱۳ فیصد بچے پرائمری تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اس سے اوپر ۲۰ فیصد آبادی میں ۵۶ فیصد شہروں اور ۳۸ فیصد دیہات میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ عالمی بینک نے پنجاب حکومت کو شرح خواندگی بڑھانے اور تعلیم کے عام حصول کیلئے اپنی سفارشات بھی پیش کی ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب حکومت نے ۰۵-۲۰۰۴ء میں تعلیمی بجٹ میں ۲۷ فیصد اضافہ کردیا ہے جبکہ ترقیاتی اخراجات میں ۳۴۱ فیصد اضافہ کردیا گیا ہے جو ایک ریکارڈ ہے اور عالمی بینک نے اس بہترین کارکردگی کو سراہا ہے۔ تعلیمی شعبے میں بنیادی تبدیلیاں لانے اور ترقیاتی پروگرام شروع کرنے کے حوالے سے پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کیلئے عالمی بینک پنجاب حکومت کو ۱۰ کروڑ ڈالر دے گا جو اس طرح کے تین قرضوں میں پہلا قرضہ ہوگا۔ یہ پروگرام ۲۰۰۶ء تک جاری رہے گا۔ اس دوران عالمی بینک پنجاب حکومت کو ہر سال قریباً ۶ ارب روپے دے گا جبکہ اس شعبے میں پنجاب حکومت کی اہم ضروریات کا تخمینہ قریباً ۲۳ ارب ہے ایک انداز کے مطابق حکومت ۲۰۰۵ تک

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں